چاند کی گواہی کی
آسان تفہیم
مصنف :
خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات
علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف''
(برکاتی، نوری)
تقدیم وتقریظ :
خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، قاضیٔ گجرات،
حضرت علامہ مفتی سید سلیم باپونانی والا صاحب قبلہ
(قادری، برکاتی، رضوی، نوری)
بیڈی (جامنگر)
ناشر :
مرکز اہلسنت برکات رضا
امام احمد رضا روڈ،
پور بندر، گجرات

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

عید مشکل کشائی کے چمکے ہلال ☆ ناخنوں کی بشارت پہ لاکھوں سلام

(از:۔ اعلیٰ حضرت)

خبر مستفیض کی وضاحت۔	ٹیلیفون، تار، ٹی۔وی، ایس۔ایم۔ایس، واٹ ساپ، موبائل ودیگر ماڈرن ایجادات کے ذریعہ موصول خبر سے چاند ہو جانے کی شہادت نہیں ہو سکتی۔ ایسی گواہی شرعاً غیر معتبر اور قبول کرنے کے لائق نہیں۔	استفاضہ سے رویت ہلال کی شہادت۔

چاند کی گواہی کی آسان تفہیم

: مصنف :

خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، صاحب تصانیف کثیرہ، مناظر اہلسنت

علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف''

(برکاتی۔نوری) پوربندر (گجرات)

:تقدیم وتقریظ:

خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، قاضیٔ گجرات،

حضرت علامہ مفتی سید سلیم باپونانی والا صاحب قبلہ

(قادری، برکاتی، رضوی، نوری) بیڈی (جامنگر)

ناشر :۔ **مرکز اہلسنت برکات رضا**، امام احمد رضا روڈ۔ میمن واڑ۔ پوربندر (گجرات)

نام کتاب : ''چاند کی گواہی کی آسان تفہیم''

مصنف : خلیفۂ مفتیٔ اعظم ہند، مناظر اہلسنت، ماہر رضویات

علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف'' (برکاتی، نوری)

معاونِ خصوصی : علامہ مصطفیٰ رضا، نوری۔ یمنی

تقدیم وتقریظ : خلیفۂ حضور تاج الشریعہ، قاضیٔ گجرات،

حضرت علامہ مفتی سید سلیم باپونانی والا صاحب قبلہ

(قادری، برکاتی، رضوی، نوری) بیڈی (جامنگر)

کمپوزنگ : حافظ محمد عمران حبیبی۔ مرکز ۔ پوربندر

سن طباعت : ۲۰۱۵ء، اگست

تعداد : پانچ ہزار (5,000)

ناشر : مرکز اہل سنت برکات رضا۔

امام احمد رضا روڈ، میمن واڑ، پوربندر۔ (گجرات)

-: ملنے کے پتے :-

(1) Mohammadi Book Depot. 523, Matia Mahal. Delhi-6

(2) Kutub Khana Amjadia. 425, Matia Mahal. Delhi-6

(3) Farooqia Book Depot. 422/C Matia Mahal. Delhi-6

(4) Madni Sarkar Group - Morbi (Guj.)

(5) New Silver Book Depot. Mohammad Ali Road. Bombay-3

(6) Maktaba-e-Rahmania. Opp: Dargah Aala Hazrat-Bareilly(U.P.)

(7) Kalim Book Depot Khas Bazar, Tin Darwaja, Ahmedabad

شرف انتساب

میں اپنی اس کاوش کو اپنے آقائے نعمت، تاجدار اہلسنت،
شہزادۂ سیدنا سرکار اعلیٰ حضرت، ہم شبیہِ غوث اعظم، نائب
امام اعظم، مظہر مجدد اعظم، سیدی وسندی وماوائی وملجائی

حضور مفتیٔ اعظمِ عالم حضرت مولانا مصطفیٰ رضا خاں قبلہ

علیہ الرحمۃ والرضوان کی ذات بابرکات سے منسوب کرتا ہوں۔

جن کی ایک توجہ نے میرے دل کی دنیا بدل دی اور مجھے وہابیت کی گمراہی کے دلدل میں غرق ہونے سے بچا کر ایمان کی لازوال دولت عطا فرمائی۔ اللہ تبارک وتعالیٰ کی رحمت کے بے شمار گل ان کے مرقد مقدس پر تاقیامت نازل ہوتے رہیں اوران کے فیوض وبرکات سے ہم ہمیشہ مستفیض ومستفید ہوتے رہیں۔

آمین ! بجاه سيد المرسلين عليه افضل الصلاة و التسليم.

مورخہ:۔
۲۲/اگست ۲۰۱۵ء
مطابق
۶/ذی قعدہ ۱۴۳۶ھ

دعا گو:۔
خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور
خانقاہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا ادنیٰ سوالی
عبدالستار ہمدانی "مصروف" (برکاتی۔نوری)
مرکز اہلسنت برکات رضا، امام احمد رضا روڈ، پوربندر، گجرات۔

"فہرست مضامین"

ازقلم فیض رقم:۔

عالم باوقار، فاضل ذیشان، مقرر شعلہ بیان، واعظ رطب اللسان، ہمدرد قوم وملت، حامئی سنیت، ماحئ بدعت، ناصروناشر مسلک اعلیٰ حضرت

قاضئ گجرات، حضرت علامہ سید سلیم باپونانی والا

قادری، رضوی، بیڑی۔جامنگر

خلیفۂ جانشین مفتئ اعظم ہند تاج الشریعہ

حضور مفتی اختر رضا صاحب قبلہ دامت برکاتہم

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ ☆ نَحۡمَدُهٗ وَ نُصَلِّيۡ عَلٰى رَسُوۡلِهِ الۡكَرِيۡمِ

محترم برادران اہلسنت.........**السلام علیکم**

شہادت رؤیت ہلال اور وہ بھی عید الفطر کے چاند کی شہادت کا معاملہ ہمیشہ سلگتا ہوا مسئلہ ہے، ایک دو چار سال میں عید الفطر کے چاند کو لے کر اختلاف کا ماحول پیدا ہوتا رہتا ہے، انتیسویں رمضان المبارک کی شام کو مطلع ابر آلود ہونے کی وجہ سے اور موسم برسات میں اس طرح کی صورت پیدا ہوتی رہتی ہے جس کی وجہ سے مجھ جیسے شخص کے لئے اختلاف وافتراق کی رات ہوتی ہے، چاند نظر آتا نہیں اور ہر طرف لوگوں میں تجسس وتڑپ ہوتی ہے کہ ملک اور صوبجات میں کہاں کہاں چاند نظر آیا؟ رؤیت ہلال کی معلومات کے لئے کبھی تو اذان مغرب اور غروب سے پہلے اور پھر بعد نماز مغرب ٹیلیفون اور موبائل کا ایک طویل سلسلہ شروع ہوجاتا ہے اور بس ایک سوال بڑی بے تابی کے ساتھ کیا جاتا ہے کہ چاند ہوگیا؟ چاند نظر آگیا؟ اور ساتھ میں یہ بھی اطلاع دیتے ہیں کہ ٹی وی نیوز

میں تو دہلی میں، پاکستان میں چاند ہونے کی خبر آگئی اور وہاں کل عید ہونے کا اعلان ہو گیا، ہمارے یہاں کب اعلان ہو گا؟ وغیرہ رات دیر تک فون پر جواب دیتے دیتے تھک جاتے ہیں، الحمد للہ رب العلمین حضور تاج الشریعہ قاضی القضاۃ فی الہند حضرت علامہ مفتی محمد اختر رضا خاں قادری مدظلہ العالی والنورانی نے سنی بریلوی دارالقضاء کے صوبۂ گجرات کی ذمہ داری ناچیز کے سپرد فرمائی ہے، نیز احقر کے آباو اجداد کی دینداری اور دینی خدمات اور اساتذۂ کرام اور علماء فخام کی صحبت بابرکت کا فیضان و مرشدی و آقائی حضور مفتی اعظم ہند علیہ الرحمہ کی خصوصی دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ احقر چاند کے تعلق سے اور خاص کر کے ریڈیو، ٹیلی ویژن، لینڈ لائن فون و موبائل فون سے چاند کے تعلق سے شریعت مطہرہ کے اٹل احکام و اصول کی فتاویٰ رضویہ، بہار شریعت، فتاویٰ امجدیہ، فتاویٰ مصطفویہ، مرکزی فتاویٰ، فتاویٰ بحر العلوم وغیرہ کے مطالعہ کی برکت سے جس قدر معلومات ہے ناچیز اس کے دائرہ میں رہ کر جواب دیتا رہتا ہے اور قریب قریب اکثر وبیشتر علاقہ کے سوالات کے جوابات میں فقہاء کرام کے بتائے ہوئے اصول کی روشنی میں ثبوت رؤیت ہلال کے تعلق سے ایک ہی جواب دیتا ہے کہ جب تک شرعی رؤیت نہ ہو یا شہادت رؤیت یا شہادت علیٰ الشہادت کے طور پر ثبوت رؤیت ہلال نہ ہو وہاں تک ہم عید ہونے کا اعلان نہیں کر سکتے، برسوں سے ہمارا اور اہل سنت کے علماء و ائمہ و سربراہ حضرات کا یہی طریقہ تھا اور اسی پر سب کا عمل تھا، البتہ وہابی لوگ کہیں سے ٹیلی فون کی خبر یا ٹیلی ویژن کی خبر پر عید منا لیتے تھے، مگر ہم سنی حضرات شرعی شہادت پر ہی عید مناتے تھے، مگر چند برسوں سے سنیوں میں بھی چاند کی شہادت اور ثبوت رؤیت ہلال کو لیکر اختلاف پیدا ہوئے اور پھیل رہے ہیں، یعنی جب سے ٹیلیفون اور فیکس و ای میل کو ثبوت رؤیت ہلال کے لئے چند مفتیان کرام نے جائز مانا اور اس پر بڑی شد و مد سے اپنے حلقۂ اثر اور شاگرد و وابستگان کے ذریعہ عمل کرانے لگے اور اکابرین و فقہاء متقدمین کے اصول و احکام سے اغماز اور من مانی تاویل کر کے لوگوں میں بڑے زور و شور سے برقی ذرائع ابلاغ کو کتاب القاضی الی القاضی اور خبر استفاضہ کو معتبر قرار دیکر اور اس کو حجت شرعیہ کی حیثیت دیکر خوب پھیلانے کی کوششیں کرنے لگے جس کی وجہ سے لوگوں میں تردد و اضطراب کے ساتھ ساتھ اختلاف بھی پیدا ہو گیا اور اس طرح سے سنیوں میں ایک طبقہ جدید برقی وسائل کو امور شرعیہ میں خاصکر خبر استفاضہ کو معتبر قرار دے کر ثبوت رؤیت ہلال کے جواز کا قائل

ہوا، اور ایک طبقہ کثیر التعداد متوارث اور معمول بہ طریقہ پر مضبوطی سے کاربند رہا، الحمد للہ رب العلمین ناچیز بھی بڑی مضبوطی کے ساتھ اسلاف و اکابرین کے طریقہ پر خود بھی عمل پیرا ہے اور علاقہ اور دور دراز کے احباب کو اسی طریقہ پر عمل کرنے کی دعوت و ہدایت دیتا ہے، سال رواں کے ماہ رمضان المبارک دوسرے عشرہ کو ناچیز مرکز اہل سنت برکات رضا پور بندر حاضر ہوا اور میرے دیرینہ دوست مناظر اہل سنت علامہ عبدالستار ہمدانی مصروف صاحب سے بعد افطاری و نماز مغرب چاند کے مسائل کے تعلق سے تفصیلی گفتگو ہوئی اور دوران گفتگو ناچیز نے علامہ موصوف سے فرمائش کی کہ شہادت رؤیت ہلال اور جدید برقی ذرائع ابلاغ اور اعتبار استفاضۂ خبر کے تعلق سے نیز فیکس، ٹیلیفون، موبائل، ای میل وغیرہ اور ثبوت رؤیت ہلال کے تعلق سے شرعی احکام پر مبنی ایک معتبر و دستاویزی کتاب ترتیب دیجیے اور وہ بھی گجراتی آسان زبان میں تاکہ لوگوں کو مسئلہ کی صحیح اور حقیقی نوعیت معلوم ہو، موجودہ اختلافات میں مابہ الامتیاز معلوم کرنے کی لیاقت حاصل ہو جائے، علامہ ہمدانی صاحب نے رمضان المبارک بارہویں سے بائیس تاریخ تک ثبوت رؤیت ہلال اور خاص کر کے خبر استفاضہ سے ثبوت رؤیت ہلال کے عنوان پر مدلل اور تحقیقی ۶۸ صفحات پر پھیلی ہوئی کتاب ترتیب دے کر مسئلہ کی صحیح نوعیت سے لوگوں کو روشناس کرایا، اب چند ہی دنوں میں گجراتی مذکورہ کتاب کو ملک کے طول و عرض سے لوگوں کی فرمائش پر اردو کے قالب میں ڈھال کر اردو داں طبقہ کے لئے برقی ذرائع ابلاغ سے خبر استفاضہ کو معتبر مان کر ثبوت رؤیت ہلال کے قائلین کی بے راہ روی کو واشگاف کر کے شرعی اور حقیقی طور پر نفس مسئلہ کو سمجھنے میں آسانی فرمادی، اور بالخصوص علماء و ائمہ کے لئے کامیاب خدمت انجام دی، احقر دعا گو ہے کہ مولائے قدیر اس کتاب کے فیضان کو عام و تام فرمائے اور مرتب کو جزائے جزیل عطا فرمائے، آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم

احقر سید محمد سلیم احمد قادری، مہتمم دارالعلوم انوار خواجہ، جامنگر

خادم سنی بریلوی دارالقضاء ادارۂ شرعیہ و جماعت رضائے مصطفیٰ گجرات

۷ اشوال المکرّم ۱۴۳۶ھ مطابق ۳/ ۸/ ۲۰۱۵

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَ نُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ

رویت ہلال کی شہادت کے

''اٹل شرعی قوانین''

گزشتہ چند سالوں سے **رمضان عید** (عید الفطر) کے چاند کے تعلق سے اکثر مقامات پر اختلاف، تنازع، جھگڑا، فساد اور رنجش کا ماحول قائم ہوتا ہے اور قوم وملت کا اتحاد بری طرح سے مجروح ہوتا ہے۔ دس (۱۰) پندرہ (۱۵) سال پہلے یہ اختلاف صرف اہلسنت و جماعت اور فرقۂ وہابیہ کے درمیان ہی وجود میں آتا تھا۔ سنی حضرات حدیث کے قوانین اور شریعت کے قوانین کی پیروی و اتباع کرنے کا اصرار کر کے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا اور چاند دیکھ کر عید منانے پر مصر (Obstinatc) تھے لیکن وہابی، دیوبندی فرقہ کے افراد دوسرے مقامات سے آئے ہوئے ٹیلیفون کو رویت ہلال کی گواہی کے لئے کافی اور قابل قبول گواہی مان کر عید کا اعلان کر دیتے تھے۔ نتیجۃً کئی شہروں میں وہابی۔ دیوبندی مکتبہ فکر کے لوگ اُنتیس (۲۹) روزے پورے کر کے عید منا لیتے تھے، جبکہ سنی حضرات تیس (۳۰) روزے پورے کر کے عید مناتے تھے۔ اس وجہ سے کئی

شہروں میں دو۔ دو عیدیں منائی جاتی تھیں اور اختلاف، تنازع اور جھگڑے فساد کا پراگندہ ماحول قائم ہو جاتا تھا۔

لیکن.......افسوس کہ.........

پچھلے پانچ سات برسوں سے رمضان عید کے چاند کی گواہی کے معاملے میں اب سنّی حضرات بھی دو (۲) گروہ میں تقسیم ہوتے جا رہے ہیں۔ مثال کے طور پر ۲۰۱۴ء میں گجرات میں عید کے چاند کے تعلق سے ہنگامہ ہوا تھا اور سنّی حضرات نے دو (۲) عیدیں منائی تھیں۔ حالانکہ عید نہ منانے والے حضرات اکثریت میں تھے اور عید منانے کی جلدی اور عجلت میں دیگر صوبجات (States) سے آئے ٹیلیفون کی اطلاع کو رویت ہلال کی شہادت مان کر انتیس (۲۹) روزہ پر رمضان کے اختتام کا اعلان کر کے عید منا لینے والے بہت ہی قلیل تعداد میں تھے۔

چاند کی گواہی آنے پر عید منانے کے تعلق سے سنّی حضرات گہری تشویش اور شک وشبہ میں ہیں۔ کیونکہ دونوں گروہ میں سنّی علماء اور مفتیان کرام ہیں۔ لہٰذا عوام الناس سوچ اور تردد میں مبتلا ہیں کہ سچ کیا ہے؟ اور غلط کیا ہے؟ کس کے فتوے پر عمل کرنا؟ اور کس کا فتویٰ نہ ماننا؟ سنّیوں کے اسی آپسی اختلاف کا وہابی۔ دیوبندی فرقہ کے لوگ بھرپور ناجائز فائدہ اُٹھاتے ہیں اور بھولے بھالے سنیوں کو بہکاتے ہیں۔ جس کے نتیجے میں کئی سنی حضرات چاند کے مسئلے کے ضمن میں پیدا شدہ اختلاف سے متاثر ہو کر وہابیوں کے بہکاوے میں آ کر راہ حق سے بھٹک جاتے ہیں اور گمراہ فرقہ کے متبع بن جاتے ہیں۔

چاند کی گواہی کا مسئلہ یوں دیکھو تو بہت ہی سہل و آسان ہے۔ لیکن کچھ عالموں

نے اس مسئلہ میں ایسی پیچیدگیاں اور الجھاؤ قائم کردئے ہیں کہ عوام المسلمین بلکہ اصاغر علماء کے لئے یہ مسئلہ سمجھنے میں کافی کٹھن اور دشوار ہوگیا ہے۔لہٰذا اس مسئلہ میں پیدا شدہ الجھاؤ (Intricocy) کو دور کرکے نہایت ہی آسان زبان میں یہ مسئلہ تفصیل کے ساتھ تحریر کرکے عوام المسلمین کو صحیح سمجھ اور تفہیم دینے کی غرض سے رویت ہلال، شہادت کے طریقے اور اس کے ضمن میں شرعی قوانین پیش خدمت ہیں۔

۲۹ر تاریخ کو چاند نظر نہ آئے، تو اس صورت میں کیا کریں؟

ماہ رمضان المبارک ہمیشہ ایک ہی موسم (Season) میں نہیں آتا بلکہ چند سالوں کے بعد موسم تبدیل ہو جاتا ہے۔کبھی موسم باراں، کبھی موسم سرما اور کبھی موسم گرما میں رمضان المبارک کا مہینہ آتا ہے۔موسم گرما (Summer) اور موسم سرما (Winter) میں رمضان عید کے چاند کے بارے میں کوئی شورش وغوغا نہیں ہوتا۔ لیکن جب رمضان کا مہینہ موسم برسات (Rain) میں آتا ہے، تب عید الفطر کے چاند کے تعلق سے کافی ہنگامہ ہوتا ہے، کیونکہ آسمان میں بادل ہونے کی وجہ سے ۲۹ر رمضان کو چاند نظر نہیں آتا۔ ایسی صورت میں کیا کرنا؟ وہ ہم حدیث کریمہ کی روشنی میں دیکھیں۔

حدیث

”حَدَّثَنَا اَبُوْمَرْوَانَ الْعُثْمَانِیُّ قَالَ : حَدَّثَنَا اِبْرَاهِیْمُ بْنُ سَعْدٍ عَنِ الزُّهْرِیِّ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ الْمُسَیِّبِ عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ اِذَا رَاَیْتُمُ الْهِلَالَ فَصُوْمُوْا، وَاِذَارَاَیْتُمُوْهُ فَاَفْطِرُوْا، فَاِنْ غُمَّ عَلَیْكُمْ فَصُوْمُوْاثَلٰثِیْنَ یَوْمًا“

حوالہ:۔ سنن ابن ماجه ، كتاب الصيام، باب ماجاء فيه (صوموا لرؤ يته وأفطروا لرؤيته) المجلد: الاول، صفحه: ۵۳، رقم الحديث: ۱۶۵۵ ، المطبوعه: دار احياء الكتب العربيه. فيصل عيسىٰ البابى الحلبى.

▣ مندرجہ بالا حدیث شریف کا اردو ترجمہ:۔

> **”حضور اقدس، رحمت عالم ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ جب تم چاند دیکھو تب روزہ رکھو اور جب چاند دیکھو تب افطار کرو۔ اور اگر بادل چھائے ہوں اور چاند نظر نہ آئے، تو تیس (۳۰) دن تک روزہ رکھو۔“**

▣ **مزید حوالے:۔**

مندرجہ حدیث شریف سے مساوی احادیث مندرجہ ذیل کتب احادیث میں بھی دستیاب ہیں:۔

(۱) **صحیح بخاری شریف**، کتاب الصیام، جلد:۳، صفحہ:۲۷
(۲) **صحیح مسلم شریف**، کتاب الصیام، جلد:۲، صفحہ:۶۲۷
(۳) **سنن نسائی**، کتاب الصیام، جلد:۴، صفحہ:۱۳۳
(۴) **سنن دارمی**، کتاب الصوم، جلد:۲، صفحہ:۱۰۴۹

(۵) **مستدرک علی الصحیحین**، کتاب الصوم، جلد:۱، صفحہ:۵۸۷

(۶) **سنن ترمذی**، ابواب الصوم، جلد:۲، صفحہ:۶۱

▣ **نوٹ:۔**

مندرجہ بالا نمبر۱ سے نمبر۶ تک کی کتب احادیث **دمشق**، **بیروت**، **سعودی عربیہ** اور **ملک شام** کے ناشرین کتب نے شائع کی ہیں۔

مندرجہ بالا حدیث شریف میں **حضور اقدس**، **جان عالم** ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ:۔

⊙ اگر **۲۹**؍رمضان المبارک کو چاند نظر آجائے، تو **۲۹**؍روزے پورے کرکے رمضان پورا کرو اور دوسرے دن عید مناؤ۔

⊙ اگر آسمان میں بادل ہونے کی وجہ سے **۲۹**؍رمضان کو چاند نظر نہ آئے، تو رمضان المبارک کے تیس (**۳۰**) روزے پورے کرو اور پھر دوسرے دن عید مناؤ۔

حدیث شریف کا یہ فرمان اس صورت میں ہے کہ پورے علاقے میں دور دور تک آسمان میں بادل چھائے ہوئے ہوں اور کہیں بھی چاند نظر نہ آئے۔ لیکن بعض اوقات ایسا بھی ہوتا ہے کہ کسی شہر میں چاند نظر نہیں آتا مگر اس کے قرب و جوار میں دو۔ چار گھنٹوں کی مسافت کے فاصلہ پر واقع کسی دوسرے شہر یا گاؤں میں چاند نظر آتا ہے۔ ایسی صورت میں کیا کرنا چاہیئے؟

”کہیں چاند نظر آئے اور کہیں نظر نہ آئے ایسی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟“

کبھی کبھی ایسا بھی ہوتا ہے کہ ایک مقام پر چاند نظر نہ آیا ہو لیکن قرب و جوار کے کسی مقام پر چاند نظر آ گیا ہو۔ مثلاً بریلی شریف میں چاند نظر نہ آیا ہو لیکن پیلی بھیت شریف میں نظر آ گیا ہو۔ اسی طرح احمد آباد میں چاند نہ دکھا ہو لیکن بڑودہ میں دِکھ گیا ہو۔ ایسی صورت میں کیا کرنا؟ یہ ایک تشویش ناک سوال و معاملہ ہے کیونکہ ایک مقام کے لوگ رمضان کا تیسواں روزہ رکھیں اور قریب کے شہر کے لوگ روزہ نہ رکھیں بلکہ عید منائیں۔ لہٰذا اسلامی تقریب (Festival) منانے کے معاملہ میں ملت اسلامیہ کے متبعین میں تضاد و تفرقہ (Disunity) کا ماحول قائم ہوتا ہے۔ لہٰذا ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت علماء، دین کے ائمہ مجتہدین اور فقہ اسلامیہ کے ماہرین نے ایسی متضاد و تفرقہ ساز حالت کو سہل، آسان، خوش گوار اور فرحت افزا ماحول میں تبدیل کر کے ملت اسلامیہ اور قوم مسلمین کے درمیان اتحاد و اتفاق، مطابقت و موافقت اور میل جول و اخوّت قائم و دائم رہے، ایسے نیک ارادے اور مقصد صالح سے رویت ہلال کی شہادت کے تعلق سے کچھ قوانین واصول متعین فرمائے ہیں۔

ملت اسلامیہ کے ذی شان علماء، مجتہدین اور اماموں نے **”شہادتِ رویت ہلال“** یعنی **”چاند دیکھنے کی گواہی“** کے عنوان کے تحت قرآن و حدیث اور صحابۂ کرام کے

ارتکاب و اقوال کی روشنی میں کچھ اصول و قوانین اور احکام طے فرمائے ہیں۔ جس کی تفصیلی وضاحت فقہ اسلامی کی معتبر و مستند و معتمد کتب مثلاً **ہدایہ، کنز الدقائق، بدائع الصنائع، فتح القدیر، تنویر الابصار، درمختار، ردالمحتار، فتاویٰ قاضی خان، تبیین الحقائق، بحر الرائق، خلاصۃ الفتاویٰ** وغیرہ میں ہے۔ مذکورہ کتب اور دیگر کتب معتبر کا خلاصہ اور ماحصل امام اہلسنت، مجدد دین وملت، شیخ الاسلام والمسلمین **امام احمد رضا محقق البریلوی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی مندرجہ ذیل کتبِ نادر زمن میں ایسے سہل حسن بیان و اسلوب سے واضح فرمایا ہے کہ رویت ہلال کی شہادت کا مسئلہ ایک دم صاف اور نمایاں طور سے بآسانی سمجھ میں آجائے اور کسی قسم کا تردّد اور شک و شبہ باقی نہ رہے۔ راقم الحروف کی ناقص معلومات میں شہادت رویت ہلال کے تعلق سے امام اہل سنت **امام احمد رضا محقق البریلوی** کے حسب ذیل رسائل اور فتاویٰ ہیں:-

(۱) **"اَزْکَی اِلاھْلَالِ بِاِبْطَالِ مَا اَحْدَثَ النَّاسُ فِیْ اَمْرِ الْھِلَالِ"** ۱۳۰۵ھ

(۲) **"مَعْدَلُ الْزَلَالِ فِیْ اِثْبَاتِ الْھِلَالِ"** ۱۳۰۳ھ

(۳) **"اَلْبُدُوْرُ الْاَجِلَّۃُ فِیْ اُمُوْرِ الْاَھِلَّۃِ"** ۱۳۰۴ھ

(۴) **"طُرُقُ اِثْبَاتِ الْھِلَالِ"** ۱۳۲۰ھ

(۵) **"نُوْرُ الْاَدِلَّۃِ لِلْبُدُوْرِ الْاَجِلَّۃِ"** ۱۳۰۴ھ

(۶) **"برأت نامہ انجمن اسلامیہ بانس بریلی"** ۱۳۰۶ھ

(۷) **"رَفْعُ الْعِلَّۃِ عَنْ نُوْرِ الْاَدِلَّۃِ"** ۱۳۰۴ھ

(۸) **"اَلْعَطَایَا النَّبَوِیَّۃُ فِیْ الْفَتَاوٰی الرَّضَوِیَّۃِ"** (مترجم)،

مطبوعہ: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر، **جلد نمبر ۱۰، صفحہ ۳۴۷ تا صفحہ ۴۸۷**

"شہادت ہلال کی مفصّل گفتگو"

اگر کسی مقام پر چاند نظر نہ آیا ہو اور اطراف کے علاقوں میں چاند نظر آ گیا ہو، تو جہاں چاند نظر آ گیا ہو، وہاں سے چاند نظر آ جانے کی گواہی حاصل کر کے، جہاں چاند نظر نہیں آیا، وہاں بھی اس گواہی (شہادت) کی بنیاد پر چاند ہو جانے کا اعلان کیا جاسکتا ہے۔

شہادت رویت ہلال یعنی چاند دیکھنے کی گواہی حاصل کرنے کے ملت اسلامیہ کے ائمہ مجتہدین نے کل **سات (۷)** طریقے تجویز فرمائے ہیں۔ وہ سات طریقے حسب ذیل ہیں:

(۱) شَھَادَتِ رُوْیَتْ (۲) شَھَادَتْ عَلَی الشَّھَادَتْ (۳) شَھَادَتْ عَلَی الْقَضَاءْ (۴) کِتَابُ الْقَاضِیْ اِلَی الْقَاضِیْ (۵) اِسْتِفَاضَۃْ (۶) اِکْمَالِ عِدَّتْ (۷) توپ کی آواز سے اعلان۔

مذکورہ بالا سات طریقوں سے جہاں چاند نظر نہ آیا ہو، وہاں والے چاند ہو جانے کی شہادت حاصل کر کے اپنے یہاں چاند ہو جانے کا اعلان کر سکتے ہیں۔ جن سات طریقوں سے رویت ہلال یعنی چاند نظر آ جانے کا اعلان کر سکتے ہیں، اس کے تعلق سے شریعت مطہرہ کے کیا کیا احکامات و قوانین ہیں، اس کی تفصیلی وضاحت ملاحظہ فرمائیں:

(۱) ''شَہَادَتِ رُوْیَتْ''

یعنی چاند دیکھنے والے یا دیکھنے والوں نے ایسی گواہی دی کہ میں نے فلاں مہینے کا چاند، فلاں دن کی شام کو دیکھا ہے۔ اس گواہی یعنی شہادت کے تعلق سے چند احکام وقوانین ہیں۔ مثلاً:-

- ۲۹، شعبان کی شام کو مطلع صاف نہ تھا۔ چاند کے طلوع ہونے کے مقام پر بادل اور گرد وغبار تھا۔ ایسی صورت میں صرف ایک شخص کہ جو عاقل و بالغ اور غیر فاسق تھا۔ اس نے اکیلے نے بیان دیا کہ میں نے اس رمضان شریف کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا۔ تو اس کی گواہی کافی ہے۔ اگر چہ گواہی دینے والا مستور الحال ہو۔ یعنی جس کی باطنی حالت معلوم نہ ہو مگر اس کی ظاہری حالت پابند شریعت ہو۔ اگر چہ اس کا بیان (گواہی) مجلس قضاء یعنی قاضی کے روبرو نہ ہو، اگر چہ **''گواہی دیتا ہوں''** نہ کہے، نہ دیکھنے کی کیفیت بیان کرے کہ کہاں سے دیکھا، کدھر کو تھا، کتنا اونچا تھا۔ وغیرہ۔

  یہ صرف اس صورت میں ہے کہ ۲۹، شعبان کو مطلع صاف نہ ہو، چاند کی جگہ بادل یا غبار ہو۔

- اگر ۲۹، شعبان کو مطلع صاف ہے۔ آسمان میں بادل یا غبار نہیں، ایسی صورت میں ایک شخص جنگل سے آیا یا وہ بلند مکان پر یا ٹیلے پر تھا۔ اور وہ چاند دیکھنے کی

گواہی دے اور وہ شخص بظاہر شریعت کا پابند ہے، تو اس ایک شخص کی گواہی سے رمضان المبارک کے چاند کی گواہی قبول رکھی جائے گی۔

- مندرجہ بالا دونوں صورتوں کے علاوہ کی صورت میں **دو (۲) عاقل بالغ مرد یا ایک (۱) مرد اور دو (۲) عورتوں** کی گواہی قبول رہے گی۔
- رمضان المبارک کے چاند کے علاوہ **باقی کے گیارہ مہینوں کے چاند** کی گواہی کے لئے **دو (۲) مرد یا ایک (۱) مرد اور دو (۲) عورتوں** کی گواہی ہر حال میں مطلقاً ضروری اور لازمی ہے اور ان تمام گواہوں کا عاقل و بالغ ہونا ضروری ہے۔
- ان گواہوں کا ظاہری اور باطنی حال تحقیق کے ساتھ معلوم ہو کہ شریعت کے پابند ہیں۔ علاوہ ازیں ان گواہوں کا آزاد یعنی غلام نہ ہونا بھی ضروری ہے۔
- ان عاقل بالغ آزاد گواہوں کا قاضیٔ شہر، یا مفتی یا شہر کے معزز عالم کے روبرو **''اَشْھَدُ''** کہہ کر یعنی **''میں گواہی دیتا ہوں''** کے الفاظ کہہ کر گواہی دینا ضروری ہے اور یہ بھی کہیں کہ میں نے اس مہینے کا چاند، فلاں دن کی شام کو دیکھا ہے۔

حوالہ:-

''دُرِ مختار'' (عربی) مصنف : علامہ محمد بن علی حصکفی ، دمشقی ، المتوفی ۱۰۸۸ھ، مطبوعہ: مصطفی البابی، مصر، **جلد:۲، صفحہ:۳۸۷**

بحوالہ:

(۱) **''طرقِ اثبات ہلال''** از : امام احمد رضا محقق بریلوی، المتوفی ۱۳۴۰ھ مطبوعہ: رضا اکیڈمی، بمبئی۔ **صفحہ نمبر: ۶**

(۲) **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) از : امام احمد رضا محقق بریلوی، مطبوعہ : مرکز اہل سنت برکات رضا۔ پور بندر (گجرات) **جلد:۱۰، صفحہ:۴۰۶**

نوٹ:

جس ملک میں اسلامی حکومت نہیں بلکہ جمہوریت (Democracy) ہے، وہاں سلطان، قاضی شرع اور حاکم شرعیہ نہیں ہوتے۔ وہاں کے لیے حکم یہ ہے کہ ایسے ممالک میں تمام امور شرعیہ علماء کو سپرد ہوں گے۔ وہ علماء ہی قاضی اور حاکم سمجھے جائیں گے۔ دو (۲) اہم اقتباسات پیش خدمت ہیں:-

☆ **"اِذَا خَلَا الزَّمَانُ مِنْ سُلْطَانٍ ذِیْ کِفَایَةٍ فَالْاُمُوْرُ مُوْکِلَةٌ اِلَی الْعُلَمَاءِ وَیَلْزِمُ الْاُمَّةَ الرُّجُوْعُ اِلَیْهِمْ. وَ یَصِیْرُوْنَ وُلَاةً"**

حوالہ: **"اَلْحَدِیْقَةُ النَّدِیَةُ"** (النوع الثالث من انواع العلوم الثلاثة) ناشر: مکتبۂ نوریہ رضویہ۔ فیصل آباد (پاکستان)
جلد: ۱ صفحہ: ۳۵۱

ترجمہ: **"جب زمانہ ایسے سلطان سے خالی ہو، جو معاملات شرعیہ میں کفایت کرسکے، تو شرعی کام سب علماء کو سپرد ہونگے اور مسلمانوں پر لازم ہوگا کہ اپنے ہر معاملۂ شرعیہ میں ان کی طرف رجوع کریں۔ وہ علماء ہی قاضی وحاکم سمجھے جائیں گے۔"**

ترجمہ ماخوذ از: **"فتاوی رضویہ شریف"** (مترجم)
ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ جلد: ۱۰ صفحہ: ۴۰۹

☆ **"اور جہاں قاضی شرع نہ ہو، تو مفتیِ اسلام اس کا قائم مقام ہے، جبکہ تمام اہل شہر سے علم فقہ میں زائد ہو، اس کے حضور گواہی دیں۔"**

حوالہ:- **"فتاوی رضویہ شریف"** (مترجم)
ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ **جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۰۷**

(۲) شَهَادَتُ عَلَی الشَّهَادَتُ

شہادت علی الشہادت یعنی گواہی پر گواہی یعنی چاند کی گواہی دینے والے نے خود نے چاند نہیں دیکھا لیکن جنہوں نے چاند دیکھا ہے، انہوں نے اس کے سامنے چاند دیکھنے کی شہادت دی اور اپنی شہادت پر اس کو گواہ بنایا۔ اس طرح سے موصول شہادت پر گواہ بن کر اس نے اس گواہی کی بناء پر رویت ہلال کی شہادت دی۔

- اس قسم کی گواہی اس صورت میں ہے کہ گواہان اصلی یعنی جنہوں نے چاند دیکھا ہے، وہ چاند کی گواہی دینے کے لئے روبرو حاضر ہوکر گواہی دینے سے معذور ہوں۔ لہٰذا انہوں نے کسی اور سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہوجا کہ **"میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے فلاں سال کے فلاں مہینے کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا ہے۔"**
- چاند دیکھنے والے اصل گواہ کی گواہی پر **"گواہانِ فرع"** (Bough-Witness)

یعنی پیٹا ساکشی (पेटाशाक्षी) بننے والے گواہوں نے یہاں آ کر یوں شہادت دی کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ فلاں بن فلاں (پورا نام بولے) نے مجھے اپنی گواہی پر گواہ بنایا کہ اس نے یعنی فلاں بن فلاں نے فلاں سال کے فلاں مہینے کا چاند فلاں دن کی شام کو دیکھا اور اس فلاں بن فلاں نے مجھ سے کہا کہ میری اس گواہی پر گواہ ہو جا۔

حوالہ:۔ **"درمختار"** باب الشہادت علی الشہادت، مطبوعہ: مجتبائی مطبع - دہلی، **جلد: ۲، صفحہ: ۱۰۰،**

بحوالہ:۔ **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم) ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۱۰**

(۳) شَهَادَتُ عَلَى الْقَضَاءِ

شہادت علی القضاء یعنی کسی اسلامی شہر کے حاکم اسلام یا قاضی شرع یا شہر کے سب سے بڑے عالم یا مفتی کے سامنے رویت ہلال کی شہادت دی گئی۔ اس حاکم یا قاضی یا مفتی نے اس گواہی کو شرعی اعتبار سے معتبر جان کر قبول رکھی اور ثبوت ہلال کا حکم دیا۔ دو ۲ شاہدانِ عادل قبولِ گواہی اور حکم ثبوت ہلال کے وقت حاضر تھے۔ یہاں آ کر اُن دو ۲ عادل گواہوں نے حاکم اسلام یا قاضی شرع یا مفتی کے سامنے ایسی شہادت دی کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ ہمارے روبرو فلاں مہینے کے چاند کے بارے میں فلاں دن کی شام کو چاند ہونے کے ثبوت کی گواہی پیش ہوئیں اور فلاں شہر کے حاکم یا قاضی یا مفتی نے ان گواہیوں کو منظور فرما کر فلاں دن چاند ہو جانے کے ثبوت کا حکم دیا۔

(**حوالہ:۔** **خلاصۃ الفتاویٰ، فتاویٰ قاضی خان اور فتح القدیر**، مصنف: امام محقق کمال الدین محمد بن الہمام المتوفی ۶۸۱ھ، کتاب الصوم، مطبوعہ: مکتبہ: نوریہ رضویہ، سکّھر (پاکستان) **جلد نمبر: ۲، صفحہ نمبر: ۲۴۳**

بحوالہ: **"فتاویٰ رضویہ"**، (مترجم) **جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۱۲** اور **"طرق اثبات ہلال"** از: امام احمد رضا، مطبوعہ: بمبئی، **صفحہ: ۱۶ و ۱۷**)

(۴) كِتَابُ الْقَاضِىْ اِلَى الْقَاضِىْ

کتاب القاضی الی القاضی یعنی قاضی شرع یعنی شریعت کا منصف یعنی جج (**Magistrate**) کہ جسے سلطانِ اسلام نے مقدمات کے فیصلوں کے لئے مقرر کیا ہو، اس قاضی کے سامنے رویت ہلال کی شرعی گواہی گزری، جسے اس نے منظور رکھا، اس قاضی نے دوسرے شہر کے قاضی شرع کو ثبوت رویت ہلال کی نسبت سے خط لکھا کہ میرے سامنے اس مضمون پر شہادت شرعیہ قائم ہوئی۔

- اس خط میں قاضی اپنا اور مکتوب الیہ یعنی جس کو خط لکھا ہے، اس کا نام اور پتہ پورا لکھے، تا کہ امتیاز کافی یعنی پوری پوری پہچان واقع ہو۔
- خط لکھ کر دو (۲) گواہانِ عادل کو سپرد کرے اور کہے کہ یہ میرا خط فلاں شہر کے قاضی کے نام ہے۔ وہ دونوں گواہ خط کو احتیاط سے اور سنبھال کر اس قاضی کے پاس لائیں اور شہادت ادا کریں کہ آپ کے نام یہ خط ہم کو فلاں شہر کے قاضی

نے دیا اور ہمیں گواہ بنایا کہ یہ خط اس کا ہے اور آپ کے نام لکھا ہے۔ اب خط پانے والا یہ قاضی خط میں لکھی ہوئی شہادت کو اپنے مذہب کے مطابق ثبوت کے لئے کافی سمجھے، تو اس خط پر عمل کر کے رویت ہلال کے ثبوت کا حکم کرسکتا ہے۔

- بہتر یہ ہے کہ خط لکھنے والا قاضی خط لکھ کر اُن دونوں گواہوں کو سنا دے یا خط کا مضمون بتا دے اور خط کو لفافہ (**Envelope**) میں بند کر کے گواہوں کے سامنے مہر (**Seal**) کردے۔
- بہتر یہ بھی ہے کہ خط لکھنے والا قاضی خط کا مضمون ایک کھلے کاغذ پر الگ لکھ کر، وہ کھلا کاغذ ان خط لے جانے والے گواہوں کو دے دے، تاکہ وہ گواہ راستہ میں خط کا مضمون یاد کرتے رہیں اور جس قاضی کو خط دینا ہے، اس کے پاس جب پہونچیں، تو آکر خط کے مضمون پر گواہی دیں کہ ہم آپ کے پاس جو خط لائے ہیں، اس خط میں اس طرح کا مضمون لکھا ہوا ہے اور پھر اس لفافے میں بند خط کو سربہ مہر یعنی مہر لگا ہوا بند لفافہ (**Sealed Envelope**) مکتوب الیہ قاضی کو سپرد کریں۔
- اگر خط لکھنے والے قاضی نے مذکورہ بالا طریقے سے دو۲ گواہوں کے بجائے ڈاک کے ذریعے یا اپنے آدمی کے ہاتھ میں دے کر عام خطوط کی طرح خط بھیجا تو وہ خط ہرگز مقبول (**Accept**) نہ ہوگا۔ اگرچہ وہ خط اُسی بھیجنے والے قاضی کا معلوم (**Provable**) ہوتا ہو۔ چاہے اس خط پر خط لکھنے والے قاضی

کی اور اس کے محکمۂ قضا (**Court of Law**) کی مہر بھی لگی ہو۔ اس کے باوجود بھی وہ خط مقبول نہ ہوگا۔

- یہ بھی ضروری ہے کہ جب تک وہ خط مکتوب الیہ یعنی جس قاضی کو لکھا گیا ہے، اس کو خط پہنچے اور وہ اُس خط کو پڑھ لے، اس وقت تک خط لکھنے والا قاضی زندہ رہے اور اپنے عہدے سے معزول (**Dismissed**) نہ ہو۔ ورنہ اگر مکتوب الیہ قاضی خط پڑھ لے، اس سے پہلے خط لکھنے والا قاضی مر گیا یا عہدے سے برخاست ہوگیا، تو اب وہ خط بے کار ہوگیا۔ اس خط پر عمل نہ ہوگا۔
- خط لکھنے والے قاضی کے زندہ رہنے میں یہ بھی ضروری ہے کہ خط لکھنے والے قاضی کا صرف زندہ رہنا کافی نہیں بلکہ زندہ ہونے کے ساتھ ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ اس کا خط پانے والا قاضی خط کے مطابق حکم نہ کرلے، اس وقت تک خط لکھنے والا قاضی اپنے عہدۂ قضا (**Post of Justice**) کا اہل (**Qualified**) رہے۔ ورنہ اگر خط کے مطابق حکم ہونے سے پہلے، خط لکھنے والا قاضی پاگل یا مرتد یا اندھا ہوگیا، تو بھی خط بے کار ہوجائے گا۔

حوالہ:۔ ''درمختار''۔ باب کتاب القاضی الی القاضی، مطبوعہ: مطبع مجتبائی دہلی، **جلد:۲، صفحہ:۸۳ و ۸۴** **بحوالہ:۔** ''فتاوٰی رضویہ'' (مترجم) ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر۔ **جلد:۱۰، صفحہ:۴۱۴)**

(۵) اِسْتِفَاضَۃُ

"استفاضہ" یعنی کیا؟ استفاضہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ استفاضہ کے معنی، مطلب، مقصد، مفہوم اور مراد کیا ہے؟ اس کے تعلق سے وضاحتی و تفصیلی بحث آئندہ صفحات میں ملاحظہ فرمائیں:۔

کیونکہ..................

"استفاضہ" کے تعلق سے دور حاضر کے چند علماء ومفتیانِ کرام نے وسیع پیمانہ پر غلط استدلال وغلط افہام وتفہیم کی فضا قائم کرکے استفاضہ کی آڑ میں ٹیلیفون، موبائل، ٹیلی ویژن، ایس۔ایم۔ایس۔، واٹس اپ و دیگر جدید برقی (Electronics) ایجادات کے توسط سے موصول خبروں کو **"خبر مستفیض"** میں شمار کرکے اور اس پر اعتماد و یقین کرکے رویت ہلال کے ثبوت کے لئے کافی اور وافی گردانتے ہیں اور اپنی اس مضحکہ خیز تحقیق فضیحت کی بیساکھی کے سہارے سے ملت اسلامیہ کے عظیم الشان محققین وائمہ دین کے متعین کردہ قوانین وقیود کی سرحدوں کو چھلانگ لگا کر کودنے کی سعیٔ بے جا کرتے ہیں۔

یہاں تک جرأت بے اعتدالی کی جارہی ہے کہ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجددِ دین وملت، **امام احمد رضا محقق بریلوی** رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نادرِ زمن کتب کی عبارات اور آپ کے فتاویٰ کے جملوں کی تاویلات کرکے اپنے قول ونظریہ کی تائید وتوثیق کرکے

رویت ہلال کی شہادت کے متفقہ اور مصدّقہ مسئلہ کو اختلافی اور تنازعی بنا دینے میں ایڑی چوٹی کا زور لگاتے ہیں اور اس فروعی مسئلہ کی بدولت مسلمانانِ اہل سنت کو آپسی اختلاف کی آگ کے شعلوں کی لپٹ میں جُھلساتے ہیں اور ان کا اتحاد واتفاق مجروح کرتے ہیں۔

لٰہذا ....

"استفاضہ" کے تعلق سے تفصیلی و تحقیقی بحث کتب معتمدہ، معتبرہ ومستندہ کے حوالوں سے آئندہ صفحات میں ارقام کی جائے گی۔

(۶) اِکْمَالِ عِدَّتْ

"اکمال عدّت" یعنی ایک مہینے کے تیس (۳۰) دن پورے ہوجائیں تو مُلحق (Adjoining) یعنی بعد والے یعنی مُتّصل مہینہ کا چاند خود بخود (Automatic) ثابت ہوجائے گا۔ اگرچہ چاند نظر نہ آئے، یا کہیں سے گواہی نہ آئے، یا حاکم کا حکم نہ ہو، یا استفاضہ سے رویت ثابت نہ ہو، کیونکہ مہینہ تیس (۳۰) دن سے زیادہ نہیں ہوتا اور مہینہ ۳۰ر دن کا ہی ہوتا ہے، اس سے زیادہ کا نہیں ہوتا۔ یہ یقینی بات ہے: **حدیث شریف میں ہے کہ:**

فَاِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِيْنَ۔
حوالہ: صحیح البخاری، کتاب الصوم، **جلد:**۳، **صفحہ:**۲۷، **حدیث نمبر:**۱۹۰۷

▣ **مندرجہ بالا حدیث شریف کا ترجمہ:**

> **"حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ اگر مطلع ابر آلود (یعنی آسمان میں بادل چھائے ہوئے ہوں) تو تیس ۳۰ کی تعداد پوری کرو۔"**
>
> **بحوالہ: "طرق اثبات ہلال۔"** از: امام احمد رضا محقق بریلوی،
> ناشر: رضا اکیڈمی، بمبئی صفحہ نمبر: ۲۴

⊙ تیس (۳۰) دن کی گنتی پوری کر کے مہینہ پورا کر لینے کے طریقے میں ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اگر آسمان بالکل صاف ہے۔ آسمان میں کسی قسم کا کوئی غبار یا بادل نہیں۔ اس کے باوجود بھی تیس ۳۰/تاریخ کی شام کو چاند نظر نہیں آیا۔ تو یہ دیکھا جائے گا کہ گزشتہ چاند صاف نظر آیا تھا یا گزشتہ چاند دو (۲) عادل گواہوں کی شہادت سے ثابت ہوا تھا۔

⊙ اگر گزشتہ چاند صاف نظر آیا تھا یا دو (۲) عادل گواہوں کی شہادت سے ثابت ہوا تھا اور آج آسمان (مطلع) صاف ہونے کے باوجود بھی تیس (۳۰) تاریخ کو چاند نظر نہ آیا، تو بھی تیس (۳۰) کی گنتی پوری کر کے آئندہ کل عید منائیں گے۔

☆ اگر صرف ایک گواہ کی شہادت پر رمضان کا چاند مان لیا تھا اور اُس حساب سے آج تیس (۳۰) دن پورے ہو گئے اور مطلع صاف ہونے کے باوجود عید کا چاند نظر نہیں آیا۔ تو یہ **"اکمال عدت"** کافی نہیں۔ تیس (۳۰) دن کی گنتی پوری کر کے آئندہ کل عید نہیں منائی جائے گی، بلکہ صبح ایک روزہ رکھنا ہوگا کیونکہ

اگلے ہلال کا ثبوت **"حجت تامہ"** سے نہ تھا۔ اور آج مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہ آنا۔ اس بات کا ثبوت ہے کہ اس گواہ نے یعنی گزشتہ مہینے کی چاند کی گواہی دینے والے گواہ نے شہادت رویت ہلال میں غلطی کی تھی۔

⊙ اور اگر رمضان کا چاند دو (۲) عادل گواہوں کی شہادت یعنی **"حجت تامہ"** سے ثابت ہوا تھا اور آج رمضان المبارک کی تیس (۳۰) تاریخ کو مطلع صاف ہونے کے باوجود چاند نظر نہیں آیا، تو آج چاند کا نظر نہ آنا اس بات پر محمول یعنی گمان (**Suspect**) کیا جائے گا کہ چاند بہت ہی باریک ہے اور کوئی معمولی مقدار کی آسمانی بھانپ (**Vapour**) چاند کے سامنے پردہ کی شکل میں آڑ بن کر چاند کو نظر نہیں آنے دیتی حالانکہ دیکھنے والے یہ گمان کرتے ہیں کہ آسمان بالکل صاف ہونے کی وجہ سے چاند طلوع ہونے کا مقام صاف ہے اور چاند نظر آنا چاہئے۔ لیکن کسی خفی یعنی معمولی سی آڑ یا روک بیچ میں ایسی حائل (**Obstruct**) ہو جاتی ہے کہ خلاف عادت چاند نظر نہیں آتا۔

⊙ اور اگر آج تیس (۳۰) رمضان کو شام کے وقت آسمان میں بادل اور غبار ہے، تو اگر رمضان کا چاند صرف ایک گواہ کی شہادت سے ثابت ہوا تھا، تو بھی تیس (۳۰) دن پورے کر کے عید منالیں کیونکہ آسمان ابر و غبار آلود ہونے کی وجہ سے گواہ کی غلطی ظاہر نہ ہوئی۔

حوالہ :- **"تنویر الابصار مع درمختار"**۔ کتاب الصوم، مطبوعہ: مطبع مجتبائی۔
دہلی۔ **جلد: ۱، صفحہ نمبر: ۱۴۹** **بحوالہ:۔** **"فتاویٰ رضویہ"** (مترجم)
ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ **جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۱۹)**

(۷) ''توپوں کے فائر''

''توپ'' (Cannon) کی آواز سننے کو **امام محمد بن امین بن عمر عابدین شامی** علیہ الرحمۃ والرضوان نے آس پاس کے دیہات میں بسنے والوں کے لئے چاند ہو جانے کے ثبوت کی دلیل میں شمار کیا ہے۔

- توپ کی آواز کو چاند کی رویت کے ثبوت کی دلیل میں شمار کرنے کے لئے لازمی شرط یہ ہے کہ اسلامی شہر میں شریعت کے پابند حاکم کے حکم سے انتیس ۲۹ کی شام کو توپوں کے فائر (Fire) صرف چاند نظر آنے کے ثبوت کا اعلان کرنے سے کئے جاتے ہوں۔
- کسی کے آنے یا جانے کی سلامی کے لئے وہاں توپ کا دھماکہ کرنے کا اصلاً کوئی احتمال (Probability) نہ ہو۔ ورنہ ایسے توپ کے دھماکے کا کوئی اعتبار نہ ہوگا۔ کیونکہ کئی اسلامی شہروں میں اسلامی قوانین واحکام کی قدر نہیں۔ بارہا دیکھا گیا ہے کہ اسلامی احکام وہاں کے بے عقل جاہل یا پھر نیچری یا رافضی وغیرہ بدمذہبوں کے اختیار میں ہوتے ہیں۔ جن کو نہ شریعت کے قوانین معلوم، نہ شریعت کے قانون کے مطابق عمل کرنے کی پرواہ ہوتی ہے، ایسے لوگ اپنی ناقص رائے میں جو آیا، اس پر حکم لگا دیتے ہیں۔ جب چاہیں تب کسی کے آنے یا جانے کی سلامی کے لئے توپ کا دھماکہ کرنے کا حکم دے

دیتے ہیں۔ اگر ایسا ماحول ہے، تو وہاں کی توپ کا دھماکہ رویت ہلال کے ثبوت کے لئے کافی نہیں۔ اس کا مطلق لحاظ نہ کیا جائے گا۔

- جہاں کی توپیں شرعاً قابل اعتماد ہیں، وہاں کی توپوں کی آواز صرف دیہات والوں ہی لیے خاص نہیں بلکہ تحقیق سے ثابت شدہ ہے کہ توپوں کی وہ آواز دیہات والوں کے ساتھ ساتھ اس خاص شہر کے باشندوں کے لئے بھی رویت ہلال کے ثبوت کی دلیل ہے۔ کیونکہ جب حاکم شریعت کے سامنے چاند دیکھنے کی شرعی شہادت پیش ہوئی اور حاکم نے اس شہادت کو منظور کر کے رویت ہلال کا حکم دیا اور رویت ہلال کے اعلان کے لئے توپ کے دھماکے کا حکم دیا، اس وقت شہر کا ہر شخص حاکم کے دربار میں حاضر نہیں تھا، حاکم شرع کے حضور شہادتیں گزرنا اور حاکم کا ان شہادتوں پر حکم نافذ کرنا ہر شخص کہاں سنتا دیکھتا تھا۔ لہذا شہر والے بھی توپ کے دھماکے پر اعتماد کر سکتے ہیں۔
- رویت ہلال کے ثبوت کے اعلان کے لئے حاکم اسلام کے حکم سے مشہور اور معروف علامت کے ذریعہ اعلان عام کیا جا سکتا ہے اور اس اعلان عام سے رویت ہلال کی اطلاع دی جا سکتی ہے۔ مثلاً توپوں کے فائر اور ڈھنڈورا (منادی)۔

حوالہ:۔

(۱) **''فتاویٰ عالمگیری''**۔ کتاب الکراہیہ۔ الباب الاول فی العمل بخبر واحد، مطبوعہ:۔ نورانی کتب خانہ۔ پیشاور (پاکستان) **جلد:۵، صفحہ:۳۰۹)**

(۲) **''ردالمحتار''**۔کتاب الصوم۔مطبوعہ:۔مصطفیٰ البابی۔مصر،**جلد:۲،صفحہ:۹۹**

بحوالہ:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) ناشر:۔مرکز اہلسنت برکات رضا۔پوربندر۔

جلد:۱۰،صفحہ:۴۲۰)

یہاں تک کے مطالعہ سے قارئین کرام چاند کی رویت کی گواہی کے تعلق سے فقہ اسلامی کی مشہور و معروف کتب کے اقتباسات اور حوالاجات کی روشنی میں کافی معلومات حاصل کر چکے ہوں گے۔

اب ہم اس کتاب کے اہم عنوان اور دور حاضر کے متنازعہ مسئلے **''استفاضہ''** اور **''خبر مستفیض''** کی تفصیلی بحث کی طرف معزز قارئین کرام کی توجہات مرکوز کرانے کی سعی بااخلاص کرتے ہیں اور **''خبر مستفیض''** کی خود ساختہ تشریح وتوضیح کے ضمن میں لکھے گئے مضامین اور خبر مستفیض کی آڑ میں ٹیلیفون، موبائل، ٹی۔وی۔واٹس اپ اور دیگر ماڈرن ایجادات کے وسائل سے حاصل شدہ خبروں (Informations) کو رویت ہلال کے ثبوت کے لئے دلیل ثابت کرنے والے ہماری ہی جماعت کے کچھ محترم و مکرم حضرات کی خدمات عالیہ میں عرض و معروض کرتے ہیں اور امید کرتے ہیں کہ وہ حضرات بنظر انصاف واخلاص اور غیر جانبدارانہ غور وفکر کی کرم نوازی اور عنایت سے اس متنازعہ مسئلہ پر نظر ثانی فرما کر جماعت اہلسنت کے مابین اتحاد واتفاق کی آہنی جدار کو مزید قوت و توانائی کے زیور سے آراستہ فرمائیں گے۔

پانچواں طریقہ

رویت ہلال از استفاضہ

''استفاضہ'' کا لغوی معنیٰ انگریزی لغات میں (Grateful) یعنی ممنون، احسان مند، شکر گزار کے ہوتے ہیں۔شرعی اصطلاح میں **استفاضہ** کے معنیٰ ⊙ خبر کا پھیلنا ⊙ خبر کا مشہور ہونا ⊙ خبر کا شائع ہونا ہے۔فقہائے کرام کی اصطلاح میں استفاضہ کے معنیٰ **''خبر مشہور''** ہوتا ہے۔

ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت علماء، معتمد ائمۂ دین و مجتہدین کرام کے اقوال کی روشنی میں **استفاضہ** کی وضاحت یہ ہے کہ:۔

⊙ ایسا اسلامی شہر جہاں کا حاکم **''قاضیٔ شرع''** یا **''قاضیٔ اسلام''** کی حیثیت رکھتا ہو، اور احکام ہلال اسی کے حکم سے صادر ہوتے ہوں۔ وہ حاکم بذات خود دین کے احکام کا عالم بھی ہو اور دین کے احکام پر عمل کرنے والا اور دین کے احکام پر قائم رہنے والا بھی ہو ⊙ اور اگر خود عالم نہیں تو کسی بھروسہ کے لائق اور محقق (Certain) عالم دین پر بھروسہ کرنا لازم جانتا اور کرتا ہو ⊙ اور جہاں قاضیٔ شرع نہیں، وہاں کا **مفتیٔ اسلام** کو یہ حیثیت حاصل ہے کہ روزہ اور عیدوں کے

احکام اس مفتی کے فتویٰ سے جاری ہوتے ہوں۔ ایسے شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور سب یک زبان ہوکر اپنے علم سے خبر دیں، کہ وہاں فلاں دن چاند نظر آنے کی بناء پر روزہ ہوا یا عید منائی گئی۔ تو یہ خبر **''استفاضہ''** میں شمار ہوگی۔

⊙ مندرجہ بالا طریق سے موصول خبر کو **''خبر مستفیض''** میں شمار کرنے کی وجہ یہ ہے کہ وہاں سے آنے والی متعدد (Numerous) یعنی بڑی تعداد پر مشتمل جماعتیں وسیع تعداد کے افراد میں تھیں اور وہ سب کے سب عالم نہیں، بلکہ عوام الناس تھے۔ **''عوام کالانعام''** کی یہ حالت ہے کہ وہ دین کے احکام میں علماء ومفتیان کرام کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ روزہ اور عید وہ بطور خود نہیں ٹھہراتے بلکہ علماء ومفتی جو حکم جاری کرتے ہیں، اس کی اتباع کرتے ہیں یعنی علمائے دین کے فتوے پر عمل کرتے ہیں۔ تو جب ایسے شہر سے متعدد جماعتیں آکر اس شہر میں فلاں دن روزہ رکھے جانے یا عید منائی جانے کی خبر دے رہی ہیں۔ تو اس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ اس شہر کے باشندوں نے اپنے شہر کے معتمد ومحقق عالم دین کے حکم سے روزہ رکھا ہے یا عید منائی ہے۔ اور اس شہر کے معتمد ومحقق عالم دین نے رویت ہلال کی شرعی شہادت حاصل ہونے پر ہی چاند ہوجانے کا حکم صادر فرمایا ہے۔ لہٰذا شرعی شہادت کے ثبوت سے رویت ہلال ثابت ہونے پر اس شہر میں روزہ رکھنے یا عید کرنے کی خبر کثرت سے آئی ہوئی جماعتیں دے رہی ہیں اور اس خبر میں اتنا دم خم ہے کہ اب یہ خبر صرف **''عام خبر''** نہ رہتے ہوئے **''خبر مستفیض''** کا درجہ حاصل کر چکی ہے اور اس خبر کی اب وہ حیثیت ہے کہ اس خبر پر اعتبار واعتماد کرکے روزہ رکھنا یا عید منانا شرعاً جائز اور روا ہے۔

⊙ مجرد بازاری افواہ کہ خبر اُڑ گئی، ہر طرف اسی کا چرچا ہے لیکن کہنے والے کا کوئی پتہ نہیں کہ کس نے کہا؟ کس سے کہا؟ کب کہا؟ کہاں کہا؟ جس کو دیکھو یہی افواہ کے ضمن میں گفتگو کرتا ہوا نظر آتا ہے۔ ان سے جب پوچھا جاتا ہے کہ اس بات کا کیا ثبوت ہے؟ تو یہی جواب ملتا ہے کہ **''سنا ہے''** یا **''لوگ ایسا کہتے ہیں''** اور اگر اس افواہ کی تحقیق وتفتیش کی جاتی ہے، تو کہنے والے کی حیثیت سے ایسے شخص کا نام آتا ہے کہ جس کا کوئی اتا پتہ ہی نہیں۔ بات کی سند کی انتہاء یہ ہوئی ہے کہ ایک دو شخصوں نے محض حکایت کے طور پر بیان کیا اور آہستہ آہستہ یہ خبر بن کر شائع ہوگئی، پھیل گئی۔ **ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں۔**

⊙ **استفاضہ** کے لئے ضروری ہے کہ دوسرے شہر سے آئی ہوئی متعدد جماعتیں درکار ہیں۔ جو یہاں آکر بالاتفاق یہ خبر دیں کہ وہاں فلاں دن چاند نظر آجانے سے روزے شروع ہوئے یا عید منائی گئی۔

حوالہ:۔ **''طرق اثبات ہلال''**۔

از:۔ امام احمد رضا محقق بریلوی، ناشر:۔ رضا اکیڈمی۔ بمبئی، **صفحہ نمبر: ۲۰)**

⊙ **استفاضہ** کے تعلق سے علامہ شامی کی تحقیق یہ ہے کہ دوسرے شہر سے جماعاتِ کثیرہ آئیں اور سب بالاتفاق بیان کریں کہ وہاں کے لوگ ہمارے سامنے اپنی آنکھ سے چاند دیکھنا بیان کرتے ہیں۔

حوالہ:۔ **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم)۔

ناشر:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر۔ **جلد: ۱۰، صفحہ: ۴۱۷)**

''استفاضہ کے تعلق سے امام رحمتی کا قول''

استفاضہ کے متعلق ایک اہم اور ضروری بات یہ ہے کہ ایک مقام سے دوسرے مقام پر آکر متعدد جماعتیں اپنے یہاں کی رویت ہلال کی جو خبر دیں، وہ خبر خوب پھیلے اور اس خبر کو شہرت حاصل ہو۔

ایک حوالہ پیش خدمت ہے:

''قَالَ الرَّحْمَتِی مَعْنَی الِاسْتِفَاضَةِ اَنْ تَاْتِیَ مِنْ تِلْکَ بَلْدَةٍ جَمَاعَاتٍ مُتَعَدِّدُوْنَ کُلٌّ مِنْهُمْ یَخْبِرُعَنْ اَهْلِ تِلْکَ الْبَلْدَةِ اِنَّهُمْ صَامُوْا عَنْ رُوْیَةٍ''
حوالہ: ردالمحتار علیٰ درمختار، مصنف: امام محمد امین بن عمر عابدین شامی، التوفی ۱۲۵۲ھ، ناشر: دارالفکر۔ بیروت۔ لبنان، **جلد:۲، صفحہ:۳۹۰**
ترجمہ: ''امام رحمتی (امام مصطفیٰ بن محمد رحمتی، التوفی ۱۲۵۲ھ) نے فرمایا: شہرت کا معنی یہ ہے کہ اس شہر سے متعدد جماعتیں آئیں اور وہ تمام یہ اطلاع دیں کہ اس شہر میں لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا ہے۔''
ترجمہ ماخوذ از: **''فتاویٰ رضویہ''** (مترجم) ناشر: مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر، **جلد:۱۰، صفحہ:۴۱۷**

امام مصطفیٰ بن محمد رحمتی علیہ الرحمۃ والرضوان کے مندرجہ بالا قول کے مطابق **''خبر مستفیض''** کے لیے لازمی اور ضروری ہے کہ وہ خبر عام طور پر شہرت حاصل کرے اور پھیلے۔ یعنی رویت ہلال جہاں ثابت ہوا ہے، وہاں کے باشندوں میں یہ خبر خوب شہرت حاصل کر کے پھیلے اور وہاں سے ایک دو (۲) یا دس بارہ اشخاص نہیں بلکہ متعدد جماعتیں یہ خبر لے کر یہاں آئیں۔ مندرجہ بالا عربی عبارت میں **''جماعت''** کے بجائے **''جماعات''** کا لفظ ہے۔ جو اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ وہاں سے صرف **''ایک جماعت''** نہیں بلکہ **''متعدد جماعتیں''** آئیں اور آنے والے سب کے سب **''یک زبان''** (One voice of Tongue) ہو کر اطلاع دیں کہ وہاں کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا ہے۔

''ردالمحتار'' یعنی فقہ اسلامی کی مشہور و معروف اور معتبر و مستند کتاب **''فتاوی شامی''** کے حوالے سے حضرت علامہ مصطفیٰ بن محمد المعروف بہ **''امام رحمتی''** کا جو قول نقل کیا گیا ہے۔ اس میں **''جماعات''** کا یعنی **''جماعتیں''** کا لفظ اس امر کی نشاندہی کر رہا ہے کہ **''خبر مستفیض''** کے صحیح معنی و مطلب کے استدلال (Demonstration) کے لئے صرف دو۔ چار افراد کافی نہیں بلکہ کثیر تعداد میں مشتمل افراد کا گروہ درکار ہے۔ قلیل تعداد کے افراد کے مجمل و مختصر مجموعہ سے وارد و موصول اطلاع پر **''خبر مستفیض''** کا اطلاق غیر موزوں اور نامناسب ہے۔

رویت ہلال کی گواہی میں
شہادت اور خبر مستفیض میں فرق

چاند دیکھنے کی گواہی کے ثبوت کے سات (۷) طریقوں میں سے پہلا طریقہ **"شہادت"** یعنی گواہی دینا اور پانچواں طریقہ **"خبر مستفیض"** یعنی چاند ہوجانے کی خبر کا وسیع پیمانے پر پھیلنے اور مشہور ہونے کے درمیان جوفرق ہے، اس فرق کو سمجھنا ضروری ہے۔

بنظر ظاہر دیکھا جائے تو شہادت اور استفاضہ میں بہت ہی مساوات اور یکسانیت (Equality/Uniformity) ہے۔ یعنی دونوں کے ذریعہ ایک ہی کام لیا جاتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ایک مقام پر نظر آئے ہوئے چاند کی خبر دوسرے مقام پر پہونچا کر دوسرے مقام پر بھی **"ثبوت رویت ہلال"** یعنی چاند ہوجانا ثابت کرنا۔ پھر وہ گواہی یا اطلاع **"شہادت"** کی صورت میں ہو یا پھر **"خبر مستفیض"** کے روپ میں ہو۔ دونوں کی وساطت (Mediation) سے ایک ہی کام انجام دیا جاتا ہے کہ ایک جگہ کی رویت دوسری جگہ بھی ثابت کرنا۔

بظاہر دونوں میں مساوات اور یکسانیت ہونے کے باوجود دونوں کے احکام، قوانین، شرائط اور طرز عمل کے تفاوت کی وجہ سے دونوں میں زمین وآسمان جتنا فرق ہے۔ تفصیل ملاحظہ فرمائیں:۔

شہادت :۔ یعنی گواہی دینا۔ رویت ہلال کی شہادت یعنی چاند دیکھنے کی گواہی دینے میں لازمی اور ضروری ہے کہ گواہی دینے والے شخص کو گواہی دینے کے لیے حاکم اسلام یا قاضی شرع یا شہر کے سب سے بڑے عالم کے سامنے روبرو حاضر ہوکر **"اشہد"** یعنی **"میں گواہی دیتا ہوں"** کہہ کر گواہی دینی ہوگی۔ عدم موجودگی یعنی غیر حاضر رہ کر گواہی دی ہی نہیں جاسکتی۔

گواہ کا گواہی دینا اور گواہ کو سن کر گواہی کو منظور کرنا، اس معاملہ میں حاکم یا قاضی یا مفتی کو صرف ایک بات کا ہی خیال رکھنا ہے کہ گواہی دینے والا شخص پابند شریعت ہو، دیانت دار اور راست گو ہو، جھوٹی گواہی نہ دے رہا ہو۔ ان امور کی تحقیق وتفتیش کرنے کے بعد گواہ کے حال سے مطمئن ہوجانے پر گواہی کو منظور کرکے رویت ہلال کا حکم نافذ کردینا ہے۔

خبر مستفیض:۔

یعنی وسیع پیمانے پر پھیلنے والی اور مشہور ہونے والی خبر۔ اس خبر کے ذریعے رویت ہلال یعنی چاند ہوجانا ثابت کرنے کے معاملے میں خبر دینے والے مخبرین حضرات کو حاکم یا قاضی یا مفتی کے سامنے روبرو حاضر ہوکر اطلاع دینے کی قطعاً کوئی ضرورت نہیں بلکہ فلاں شہر یا گاؤں کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزے رکھنے شروع کردیئے ہیں۔ یہ ایک معتبر ومحقق حقیقت ہے۔ اور جس شہر یا گاؤں کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا ہے۔ وہیں سے متعدد جماعتیں یہاں آکر اطلاع دے رہی ہیں اور یہ اطلاع ایک سچی خبر کی حیثیت سے وسیع پیمانے پر مشہور ہوکر پھیل چکی ہے کہ

فلاں شہر یا گاؤں کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا ہے یا چاند دیکھ کر عید منائی ہے۔ اسے شرعی اصطلاح میں **''خبر مستفیض''** کہا جاتا ہے اور خبر مستفیض رویت ہلال کے ثبوت کا پانچواں طریقہ ہے۔ لہٰذا خبر مستفیض کے سبب سے یہاں بھی رویت ہلال ثابت کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا حاکم یا قاضی یا مفتی خبر مستفیض کے طریقہ سے چاند ہوجانے کا حکم نافذ کرسکتا ہے۔

اس معاملہ میں حاکم یا قاضی یا مفتی کو لازمی طور پر اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ خبر سچی ہو۔ افواہ نہ ہو۔ کیونکہ بہت مرتبہ غلط خبر اور افواہ بھی وسیع پیمانے پر پھیلتی ہے اور مشہور ہوتی ہے۔ **اس طرح پھیلی ہوئی افواہ ہرگز خبر مستفیض نہیں۔**

ایک حوالہ قارئین کرام کی خدمت میں پیش ہے:

> **''مجرد بازاری افواہ کہ خبر اُڑ گئی اور قائل کا پتہ نہیں۔ پوچھے تو یہی جواب ملتا ہے کہ سنا ہے یا لوگ ایسا کہتے ہیں۔ یا بہت پتہ چلا تو کسی مجہول کا۔ انتہا درجہ منتہائے سند دو ایک شخصوں کی محض حکایت کہ انہوں نے کہا اور شدہ شدہ شائع ہوگئی۔ ایسی خبر ہرگز استفاضہ نہیں۔''** (حوالہ: ''فتاویٰ رضویہ'' (مترجم) جلد ۱۰، صفحہ: ۴۱۵)

فتاویٰ رضویہ شریف کی مندرجہ بالا عبارت میں صاف طور پر اور تفصیل کے ساتھ جو فرمایا گیا ہے، اس کا ماحصل یہ ہے کہ جھوٹی خبر یا بازاری افواہ جو بجلی کی رفتار سے پھیل کر موضوعِ سخن بنتی ہے، وہ افواہ مکمل طور پر جھوٹ، کذب، دروغ اور گپ پر ہی مشتمل ہوتی ہے۔ صداقت اور سچائی کا اس میں شائبہ تک نہیں ہوتا۔ ایسی بات اُڑائی

جاتی ہے، جس کا وجود تک نہیں ہوتا بلکہ کسی گپّی گپّا کے دماغ کا اختراع ہوتی ہے۔ ایسی افواہ اتنی پھیلتی اور مشہور ہوتی ہے کہ لوگ اسے جھوٹ یا گپ کہتے ہوئے بھی جھجھکتے ہیں۔ ایسی افواہ اطراف واکناف میں خوب پھیلتی ہے اور ہر طرف اسی کا چرچا ہوتا ہے لیکن باوجود اتنی شہرت اور اشاعت کے شریعت مطہرہ میں اس کی کوئی وقعت و اہمیت نہیں ہوتی۔ **ایسی افواہ ہرگز استفاضہ نہیں اور ایسی افواہ کو ''خبر مستفیض'' کا حسین جامہ پہنا کر اس کی بنیاد پر چاند کی گواہی منظور نہ رکھی جائے گی۔**

''خبر مستفیض کی خودساختہ تصریح وتاویل کی ذہنیت کا کھوکھلاپن''

''استفاضہ'' اور **''خبر مستفیض''** کے ضمن میں گزشتہ چند سالوں سے عجیب و غریب بلکہ مضحکہ خیز تصریحات و تاویلات کی جارہی ہیں بلکہ ملت اسلامیہ کے عظیم المرتبت ائمہ دین و مجتہدین عظام نے **''خبر مستفیض''** کے لئے جو اہم اور بنیادی (Origin) شرط متعین فرمائی ہے، **اس بنیادی شرط کی ہی بنیاد کھود ڈالنے کی ناموزوں حرکت کا ارتکاب کیا جارہا ہے۔**

''خبر مستفیض'' کی بنیادی شرط جو ملت اسلامیہ کے عظیم الشان اماموں اور مجتہدوں نے متعین فرمائی ہے، جو اس کتاب کے **صفحہ نمبر: ۳۷** پر مندرج ہے کہ فقہِ اسلامی کی معتبر و معتمد کتاب **''درمختار''** کی اصل عربی عبارت میں ملت اسلامیہ کے جلیل

القدر امام حضرت **مصطفیٰ بن محمد رحمتی** کا قول منقول ہے۔اس میں صاف ارشاد ہے کہ:

> **"خبر مستفیض" کا معنی یہ ہیکہ ایک شہر سے دوسرے شہر متعدد جماعتیں آئیں۔ وہ تمام جماعتوں کے لوگ یک زبان ہو کر دوسرے شہر کے لوگوں کو خبر دیں، کہ پہلے شہر کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا ہے۔"**

"درمختار" کی عبارت میں **"جَـمَـاعَـاتِ مُتَعَدِّدُوْن" یعنی "متعدد جماعتیں"** وارد ہے۔درمختار کی عبارت میں وارد جملے کو اچھی طرح ذہن نشین اور سمجھنے کے لئے سب سے پہلے ہم لفظ **"جماعت"** کو مختلف لغات سے حل کریں کہ جماعت کا معنی کیا ہے؟ جماعت کا اطلاق کس پر ہوگا؟ اور جماعت کہلانے کے لئے کتنی تعداد میں افراد درکار ہیں؟

جماعت:

(۱) پارٹی-گروہ۔جتّھا۔ٹولی۔سبھا۔مجلس۔ہجوم۔بھیڑ۔اژدہام

(حوالہ:۔ **"فیروز اللغات"، صفحہ:۴۷۰**)

(۲) **• Troop • Squad**

(حوالہ: "اَلْقَامُوْسُ عَرْبِیُ اَنْکُلَیْزِی" (عربی انگلش لغت) **صفحہ:۳۰۶**

(۳) **• Crowd • Congregation**

(حوالہ:۔ English-Urdu-English Comb. Dictionary)

by : Dr. A.Haq, Publisher, Star Publication Pvt. Ltd.

Delhi - Page No. 825

(۴) **Squad= فوج کا چھوٹا حصہ**

(حوالہ: ایضاً۔صفحہ:**۵۵۳**)

(۵) **Troop = اَلْجُنُوْدُ**

(حوالہ: **"اَلْقَامُوْس اَنْکُلَیْزِیُ – عَرَبِی"** (English - Arabic Dict.)

صفحہ نمبر:۷۶۰

(۶) **جنود=لشکر (حوالہ: "فیروز اللغات"، صفحہ:۴۷۶)**

مختلف اردو،عربی اور انگریزی سے ماخوذ مندرجہ بالا تفصیل سے لفظ **"جماعت"** کے معنی ⊙ بھیڑ ⊙ ٹولی ⊙ سبھا ⊙ ہجوم ⊙ **گروہ** ⊙ اژدہام ⊙ **Congregation** یعنی مذہبی اجتماع حوالہ: مذکورہ بالا حوالہ کی نمبر:۳ کتاب کا صفحہ:۱۲۹ ⊙ **Crowd** یعنی جھمگھٹ، حوالہ: ایضاً صفحہ:۱۴۴ کے ہوتے ہیں۔

علاوہ ازیں لفظ جماعت کا ایک معنی انگریزی میں **Troop** ہوتا ہے۔لفظ **Troop** کا عربی معنی **"الجنود"** ہوتا ہے۔اور لفظ **"جنود"** کا اردو معنی **"لشکر"** ہوتا ہے۔

الحاصل......

لفظ **"جماعت"** کے معنی ہم کسی بھی زبان کی لغت سے لیں۔یہی معنی، مطلب اور مفہوم و مراد اخذ ہوں گے کہ **"بڑی تعداد میں لوگ"** صرف دو (۲) چار (۴) یا آٹھ دس (۱۰) افراد کو جماعت سے تعبیر نہیں کیا جائے گا بلکہ کثیر تعداد کے افراد پر ہی لفظ جماعت کا اطلاق صحیح اور موزوں ہوگا۔معدودِ چند افراد کو جماعت نہیں کہا جائے گا۔

لہٰذا...... جب صرف ایک جماعت کے لئے لوگوں کا ہجوم درکار ہے، تو **علامہ امام رحمتی** علیہ الرحمۃ والرضوان نے **"خبر مستفیض"** کے اثبات و صحت کے لئے صرف

جماعت کی شرط نہیں لگائی بلکہ ''**جماعات**'' یعنی ''**جماعتیں**'' کی شرط نافذ فرمائی ہے۔ جس کا مطلب یہی ہوا کہ ''**کافی تعداد**'' یعنی ''**بہت سارے**'' لوگ، جن کو اگر ایک جگہ جمع کیا جائے تو ''**بھیڑ**'' کی شکل میں ''**ہجوم**'' لگ جائے۔ یعنی امام رحمتی کے قول کے مطابق **کسی شہر سے بڑی تعداد میں لوگ یہاں آئیں اور وہ تمام یک زبان یہ خبر دیں کہ ہمارے یہاں کے لوگوں نے چاند دیکھ کر روزہ رکھا ہے یا عید منائی ہے۔** دو چار یا دس بارہ کی تعداد کے افراد کا اس طرح خبر دینا ''**خبر مستفیض**'' میں شمار نہ ہوگا۔

علاوہ ازیں......

خبر دینے والے کثیر تعداد کے لوگوں کا روبرو آ کر خبر دینا بھی ضروری اور لازمی ہے۔

اسی کو ہی امام رحمتی کے قول کے مطابق ''**خبر مستفیض**'' کہا جائے گا۔ روبرو حاضر ہونے کے بجائے دور کے فاصلہ سے ٹیلی فون، موبائل یا دیگر الیکٹرونک (Electronic) ذرائع کے توسط سے دی گئی اطلاع صرف اور صرف اطلاع (Information) ہی ہے۔ **خبر مستفیض ہرگز نہیں۔**

کیونکہ......

روبرو یعنی منہ در منہ یعنی آمنے سامنے (Face to face) دی گئی خبر یا کہی گئی بات یا کی گئی روایت کی اتنی اہمیت ہے کہ روبرو موجود ہو کر نہ کہی گئی بات بلکہ عدم موجودگی کی حالت میں کہی گئی بات کی صورت میں حدیث شریف کی درستی اور صحت (Accuracy) میں بھی ضعف کا احتمال ملوث ہونے کے شبہ سے حدیث کی افادیت (Significauce) میں کمی کا نقص پیدا ہو جانے کی وجہ سے حدیث کا درجہ اعلیٰ سے متنزل ہو کر رہ جاتا ہے اور حدیث کا معنی خیز انداز اور اس کی اہمیت کا درجہ ادنیٰ ہو جاتا ہے۔

اصول حدیث کے جو قوانین محدثین کرام نے مقرر فرمائے ہیں، ان قوانین کے مطابق راوی (Narrator) کے عدم موجودگی ہونے کی صورت میں ''**حدیث متصل**'' بھی اعتماد و بھروسہ کی قلّت کے نقص کی وجہ سے ''**حدیث منقطع**'' کے درجہ میں آ جائیگی۔ حدیث متّصل کے مقابل حدیث منقطع کی اہمیت محدثین کرام کے نزدیک ادنیٰ و کم درجہ کی ہے۔

ایک اہم اور معتمد و معتبر حوالہ پیش خدمت ہے:۔

''وَمِنْهُمْ مَنْ شَرطَ اللِّقَاءَ وَحْدَهُ، وَهُوَ قَوْلُ الْبُخَارِيِّ وَابْنُ الْمَدِيْنِى وَالْمُحَقِّقِيْنَ''

حوالہ:۔ ''اَلتَّقْرِيْبُ وَالتَّيْسِيرُ لِمَعْرِفَةِ سُنَنِ الْبَشِيْرِ النَّذِيْرِ فِيْ أُصُوْلِ الْحَدِيْثِ''

مؤلف:۔ ابوزکریا محی الدین یحیٰی بن شرف النووی، المتوفی ۶۷۶ء، مطبوعہ: دار الکتاب العربی۔ بیروت، لبنان، سن طباعت ۱۴۰۵ھ، بار اول۔ صفحہ: ۳۷

ترجمہ:۔ ''حدیث متصل کی صحت کے شرائط میں سے ایک شرط راوی کا روبرو میں بیان کرنا ہے۔ یہ شرط **امام بخاری، امام ابن مدینی** اور دیگر محققین کرام نے متعین فرمائی ہے۔''

''آمنا سامنا (روبرو) نہ ہونے کی وجہ سے خبرِ مستفیض کے دم کا دم ٹوٹنا''

صرف چار۴، آٹھ ۸، دس ۱۰ یا بارہ ۱۲ ٹیلی فون کے ذریعے دیگر صُوبجات یا مقامات سے آئی ہوئی اطلاع کو ''**خبرِ مستفیض**'' کی اصطلاح میں شامل کرکے ایسے آئے ہوئے ٹیلی فون یا موبائل کی اطلاع کو بنیاد بنا کر ''**رویت ہلال**'' کے ثبوت (**Evidence**) کے طور پر منظور رکھ کر چاند ہو جانے کا حکم نافذ فرمانے والے حضرات ''**خبرِ مستفیض**'' کی دو ۲ اہم اور بنیادی شرائط کو یا تو قصداً و عمداً فراموش فرماتے ہیں یا پھر ضد، ہٹ دھرمی اور انانیت کے دامنِ زحمت میں پناہ گزیں ہو کر رویت ہلال کے سہل، عام فہم اور صدیوں سے مُروّج مسئلہ کو پیچیدہ، متنازعہ اور جدید اختراع کا بھدّا الباس پہنا کر ملت اسلامیہ کے اتحاد و اتفاق کو پاش پاش کرنے کی روش اپنا کر قوم و ملت کی خدمت انجام دے رہے ہیں یا قوم و ملت کو انجام تک پہونچا رہے ہیں؟ اس معمّہ کا صحیح جواب و حل تو قارئین مکرمین عنایت فرمائیں گے۔ اس امید و آرزو کے ساتھ چند اہم نکات پیش خدمت ہیں:

(۱) ''**خبرِ مستفیض**'' کے لئے فقہ کی معتبر کتاب ''**درمختار**'' میں امام رحمتی کی متعین فرمودہ شرط کہ ''**متعدد جماعتوں کے لوگ آ کر خبر دیں**'' سے حکم عدولی یعنی (**Disobedience**) یعنی روگردانی کرکے دور دراز کے مقامات سے آئے ہوئے دو چار ٹیلیفون کی اطلاع کو زیادہ اہمیت دی جارہی ہے۔

(۲) حضرت **امام بخاری** اور دیگر محدثین کرام کے ذریعہ متعین فرمودہ اصول کہ ''**روبرو نہ ہونے کی صورت میں**'' حدیث شریف کی صحت اور اہمیت بھی اعلیٰ سے ادنیٰ قسم میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ اس قانونِ اصول حدیث کو فراموش کرکے دور کے فاصلے پر متمکن غیر حاضر اشخاص کے دو چار ٹیلی فون کی اہمیت اور معتمد علیہ (**Reliability**) کا معیار اعلیٰ شمار کرکے روبرو ہونے کی شرط کو معدوم کیا جارہا ہے۔

ایسی ٹیلیفونک اطلاع کو ''خبرِ مستفیض'' میں شمار کرکے، ایسی اطلاعات کو رویت ہلال کے ثبوت کے طور پر منظوری اور قبول کرکے چاند ہو جانے کا اعلان کرنے والے معزز حضرات اور عہدۂ قضا پر قابض و متمکن اشخاص کی خدمت عالیہ میں مؤدبانہ گذارش کی آہ و بکا کے پرسوز شکوہ گزاری ہے کہ:

⊙ ''**خبرِ مستفیض**'' کا اطلاق (**Application**) اور معنی صحیح ٹھہرانے کے لئے آپ نے ایک شرط طے فرمائی ہے کہ چار۴ یا آٹھ ۸ یا بارہ ۱۲ ٹیلی فون یا موبائل کے ذریعہ موصول اطلاع کافی (**Sufficient**) ہے۔ یہ شرط متعین کرنے کے لئے آپ نے علم فقہ کی کونسی معتبر کتاب سے جزیہ اخذ فرمایا ہے؟ حدیث یا فقہ کی کسی معتبر کتاب کا حوالہ مع صفحہ نمبر آپ پیش فرما سکتے ہیں؟

⊙ کیا علم فقہ کی کسی بھی معتبر و مستند کتاب میں ایسا صاف لکھا ہوا ہے کہ روبرو آنے کے بجائے غیر حاضر اشخاص کے ذریعے پھیلائی گئی خبر کو منظور رکھ کر اس کی بنیاد پر **رویت ہلال** کا حکم صادر کیا جاسکتا ہے؟

⊙ ملت اسلامیہ میں چودہ سو ۱۴۰۰ سال سے رائج فقہ اسلامی کی کسی بھی ایک کتاب میں ایسا بیان ہے کہ **"خبر مستفیض"** صرف دس ۱۰ یا بارہ کی تعداد کے افراد کہ جو یہاں موجود نہیں بلکہ دور اور بعید کے فاصلے پر رہتے ہیں۔ ایسے غیر حاضر اور قلیل تعداد افراد کے خبر دینے سے ثابت ہوگی؟

⊙ اگر کسی کتاب میں ایسا بیان مرقوم ہے، تو اس کتاب کا نام، مع اسم مصنف، اصل عربی عبارت، مطبع، جلد نمبر، باب، صفحہ نمبر آپ بتا سکتے ہیں؟

⊙ اگر مندرجہ بالا سوالات کے جوابات دینے سے آپ عاجز و قاصر ہیں، تو صرف ایک بات ہی بتا دیں کہ **"خبر مستفیض"** کے ثبوت کے لئے دور کے فاصلے سے موصول قلیل التعداد اشخاص کی اطلاع کافی ہونے کی کوئی دلیل یا حوالہ آپ کے پاس نہیں، تو یہ نیا قانون کیا آپ کے دماغ شریف کا اختراع ہے؟

⊙ ماضی قریب کے وہ جلیل القدر علمائے اہلسنت جن کی علمی جلالت اور ان کا مقتدا ہونا تمام سلسلوں کے سنی حضرات کے نزدیک مسلم ہے، ان علماء کے زمانے میں بھی ٹیلی فون کی ایجاد ہو چکی تھی بلکہ ٹیلی فون کا استعمال عام طور سے ہوتا تھا، ان علماء کے زمانے میں بھی رویت ہلال کے معاملے میں ٹیلیفون کی خبریں موصول ہوتی تھیں لیکن ان جلیل القدر اکابر علمائے اہل سنت نے ایسی خبروں سے رویت ہلال ثابت ہونا منظور نہیں فرمایا۔ بلکہ اپنے نادر زمن فتاویٰ میں اس کی تردید فرمائی ہے۔ کیا ان علماء اہل سنت کے علم سے آپ کا علم زائد ہے؟ کیا ماضی قریب کے اکابر علمائے اہل سنت نگاہ دور رس کے حامل نہیں تھے؟

⊙ **"خبر مستفیض"** کے لئے چار یا آٹھ ٹیلی فون آنا کافی ہونے کا جو نیا قانون آپ نے تجویز فرمایا ہے، وہ قانون آپ نے کس اختیار کی رو سے طے فرمایا ہے اور آپ کو ایسا اختیار کس نے دیا ہے؟

⊙ **"خبر مستفیض"** کے لئے آپ نے چار یا آٹھ یا بارہ ٹیلی فون آنا متعین فرمایا ہے۔ وہ تعداد (Enumeration) کی گنتی آپ نے فقہ کی کس معتبر کتاب میں مرقوم اصول کا لحاظ کر کے متعین فرمائی ہے؟

امید ہے کہ ان سوالات کے مدلّل اور محقق جوابات ارقام فرمانے کی آپ زحمت گوارا فرما کر ہم خدّام کو مطمئن و متشکّر فرمائیں گے۔

"خبر مستفیض......ایک نظر میں!!!"

ملت اسلامیہ کے جلیل القدر اماموں کے متعین فرمودہ اصول جو رائج ہیں۔	دور حاضر میں خود ساختہ قوانین۔ ٹیلی فون کے تعلق سے
(۱) متعدد جماعتیں یعنی کہ بڑی تعداد میں لوگ آ کر خبر دیں کہ ہم نے فلاں مقام کے لوگوں کو ایسا کہتے سنا ہے کہ ہم نے چاند دیکھ کر روزہ رکھنا شروع کیا ہے یا عید منائی ہے۔	(۱) چار ۴ یا آٹھ ۸ یا بارہ ۱۲ اشخاص ٹیلیفون کریں کہ ہمارے یہاں یا فلاں مقام پر چاند ہو گیا ہے۔ یہ خبر ٹیلی فون، موبائل، واٹس اپ وغیرہ کے ذریعہ دی جائے۔
(۲) مندرجہ بالا طور سے خبر دینے والے مخبرین حضرات روبرو حاضر ہو کر خبر دیں۔	(۲) خبر دینے والے حضرات روبرو حاضر نہ ہوں بلکہ دور دراز کے فاصلہ سے فون کر کے خبر دیں۔

ایک طرف ملت اسلامیہ کے ذی شان مجتہدین، عظیم المرتبت ائمہ کے ذریعہ متعین شدہ اصول وقوانین ہیں، جن پر ایک ہزار سے بھی زائد عرصہ سے ہرصدی کے مجدّدوں نے، مجتہدوں نے، اماموں نے، علماء نے، مفتیانِ کرام نے، پیرانِ عظام نے ،صوفیاء وصلحاء نے بلکہ پوری ملت اسلامیہ کے تمام خواص وعوام نے علم وعرفان کی روشنی میں جانچا، پرکھا، روا رکھا، منظور رکھا، جائز رکھا، اس کی تائید وتقریظ وتوثیق فرمائی، ایسے محقق، اٹل، مضبوط، مدلل اور مسلم اصول وقوانین ہیں۔ اور دوسری طرف بلکہ یوں کہئے کہ مخالفت میں دورِ حاضر کے بزعم خویش محقق جدید، مجدد دوراں اور اپنے صوبہ کے مفتی اعظم وقاضی قضات کے منصب پر چھلانگ لگا کر چڑھ بیٹھنے والے حضرات ہیں، جن کے پاس کچھ خود ساختہ دلائل سے گڑھے ہوئے قوانین ہیں۔ وہ قوانین واصول دلیل کے میدان میں اتنے لاغر، کمزور اور ضعیف ہیں کہ وہ میدان تحقیق وبرہان میں دوڑنا تو درکنار چل بھی نہیں سکتے۔

لہٰذا ہم پر لازمی ہے کہ ہم علمائے متقدمین اور خصوصاً ماضی قریب کے جید علمائے اہلسنت وجماعت کے ارشادات وفرمودات اور ان کے نادر زمن فتاویٰ، کتب و رسائل میں مرقوم مدلل دلائل کی روشنی میں جو احکام شریعت ہیں، ان کو مضبوطی سے تھام رکھیں اور دورِ حاضر کے مفتیوں کے نت نئے اور نو بہ نو متعین مسائل کے ماڈرن احکام کے بجائے اپنے ماضی کے اسلاف کرام کے دامنِ کرم کو مضبوطی سے تھام رکھیں اور ان کے بتائے ہوئے راستہ پر ہی چل کر اپنی دنیا وعاقبت سنواریں۔

''خبر مستفیض کے خود ساختہ اصول کے پائے مُتَزَلْزَل اور لرزاں''

''خبر مستفیض'' کے عنوان کے تحت دورِ حاضر میں نام نہاد محققین نے کافی حد تک غلط فہمی کی فضا قائم کر رکھی ہے۔ ایسی غلط فہمی کا شکار بننے والے کئی نامور مولویوں کو دیکھا گیا ہے کہ وہ حضرات دور دراز کے فاصلہ سے آئے ہوئے ٹیلی فون (Landline)، موبائل، واٹس اپ وغیرہ سے موصول خبر اور اطلاع کو رویت ہلال کا ثبوت جان کر اور مان کر اسی ہی کی بنیاد پر چاند ہوجانے کا اعلان کر دینے میں کسی قسم کی جھجک یا ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتے بلکہ ٹیلی فون آتے ہی **''عید منا لینے کی جلدی''** کے جذبۂ عجلت سے متاثر ہوکر مغرب کی نماز کے بعد فوراً ہی ''عید مبارک'' کی صدائے بازگشت بلند کر دینے میں لمحہ بھر بھی تأمل وتحمّل نہیں کرتے۔

بس ...... صرف ایک اصول اور طریقہ اپنا رکھا ہے کہ دور کے فاصلے کے شہر سے یا کسی صوبہ سے چار۴ ٹیلیفون آگئے کہ ہمارے یہاں چاند ہوگیا ہے، ایسی ٹیلیفونک خبر کی بنیاد پر اپنے علاقہ میں بھی **''چاند ہوگیا''** کا اعلان بے خوف وبے دھڑک کر دیتے ہیں۔ ایسے اعلان کرنے والے مولوی صاحب سے جب پوچھا جاتا ہے کہ جناب کس بنیاد پر آپ ۲۹، واں چاند ہوجانے کا اور آئندہ کل عید ہونے کا اعلان کر رہے ہیں؟ تب

ایسا جواب ملتا ہے کہ ”**یو۔پی، راجستھان، مہاراشٹر اور جھارکھنڈ سے فون آگئے ہیں کہ وہاں چاند ہوگیا ہے، لہٰذا ان ٹیلیفونوں کی بنیاد پر ہم نے یہاں بھی چاند ہوجانے کا اعلان** کردیا ہے۔“

المختصر!

دور دراز کے فاصلہ سے آئے ہوئے ٹیلی فونوں کو اصلی بنیاد بنا کر ایسے ٹیلیفونوں سے آئی ہوئی اطلاعات کو ”**خبر مستفیض**“ کا حسین جامہ پہنا کر سراسر غلط اور جھوٹی، بے اصل و بے بنیاد رویت ہلال کا اعلان کردینے میں آتا ہے اور ہزاروں، لاکھوں بلکہ کروڑوں روزہ داروں کو روزہ رکھنے کے بجائے غیر شرعی عید کی سویّاں کھانے پر مجبور کیا جاتا ہے۔

”**خبر مستفیض**“ کے بہانے سے عید ہوجانے کا اعلان کرنے والوں کے پاس صرف ایک ہی ثبوت ہے اور اسی کو ”**بنیادی ثبوت**“ گردان کر اس کے بل بوتے پر اپنی بات شرعی ثبوت کی حامل ہے، ایسا قیاسی اطمینان کا فخر کرنے والے، جب کسی ذی استعداد عالم دین حق کے سامنے بحث و دلیل کرنے بیٹھتے ہیں تب ٹیلی فون کی خبر کو ”**خبر مستفیض**“ کرنے والے حضرات کی حالت قابل رحم اور موردِ تمسخر کی ہوتی ہے کیونکہ جس بات کو وہ پایے کا ثبوت جان کر اس پایے کے ثبوت کی بنیاد پر وہ حضرات ”**خبر مستفیض**“ کی عمارت تعمیر کر رہے ہیں، اس بنیاد کے ضعف، لاغری، ناتوانی اور افسردگی کا یہ عالم ہے کہ علم فقہ کی معتبر کتاب کی ایک دلیل کے معمولی جھٹکے سے وہ عمارت زمین دوز ہوکر رہ جائے گی۔ **کیونکہ** :-

”ٹیلیفون سے موصول خبر سے رویت ہلال ثابت نہیں ہوگی۔“

ملت اسلامیہ کے عظیم الشان علماء و مفتیان کرام و ائمہ کرام کے صاف ارشادات، اقوال، افعال، فتاویٰ، کتب و نظریات سے یہ مسئلہ زمانۂ قدیم سے عوام و خواص میں متفق علیہ ہے کہ ”**ٹیلی فون (L.L.) موبائل، واٹس اپ وغیرہ جدید آلات کے توسط سے آئی ہوئی خبر سے رویت ہلال یعنی چاند کا ہوجانا یا نظر آجانا شرعاً ثابت نہ ہوگا۔**“ علاوہ ازیں ماضی قریب یعنی ۳۰ ر سے ۴۰ ر سال پہلے کے اہل سنت و جماعت کے عظیم الشان، جید، ذی استعداد اور اکابر علمائے عظام کے مجموعۂ فتاویٰ میں کھلے لفظوں میں ایسے فتاویٰ بھی دستیاب ہیں کہ ٹیلی فون کے ذریعہ آئی ہوئی رویت ہلال کی خبر شریعت مطہرہ میں مسموع نہیں۔ ایسی خبر یا اطلاع کی بنیاد پر ”**رویت ہلال**“ کا حکم نہیں دیا جائے گا۔

قارئین کرام کی فرحت طبع کی خاطر اور حصول وسعت علم کی خاطر چند فتاویٰ اصل عبارت اور مکمل حوالہ جات کے ساتھ ذیل میں پیش خدمت کی غرض سے نقل کئے جاتے ہیں۔

سب سے پہلے اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، کنز الکرامت، مجدد دین و ملت، امام اہل سنت، **امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان کے دو ۲ فتاویٰ ملاحظہ فرمائیں:

فتویٰ نمبر:۱

"یوہی ٹیلیفون کہ اس میں شاہد و مشہود نہیں ہوتا۔صرف آواز سنائی دیتی ہے۔اور علماء تصریح فرماتے ہیں کہ آڑ سے جو آواز مسموع ہو، اُس پر احکام شرعیہ کی بناء نہیں ہوسکتی کہ آواز آواز سے مشابہ ہوتی ہے۔"

حوالہ: **فتاویٰ رضویہ شریف**، از: امام احمد رضا محقق بریلوی۔ المتوفی ۱۳۴۰ھ (مترجم) مطبوعہ :مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر (گجرات) **جلدنمبر:۱۰،صفحہ نمبر:۳۶۷**

فتویٰ نمبر:۲

"ٹیلی فون دینے والا اگر سننے والے کے پیش نظر نہ ہو، تو امور شرعیہ میں اس کا کچھ اعتبار نہیں۔اگرچہ آواز پہچانی جائے کہ آواز مشابہ آواز ہوتی ہے۔اگر وہ کوئی شہادت دے معتبر نہ ہوگی اور اگر کسی بات کا اقرار کرے سننے والے کو اس پر گواہی دینے کی اجازت نہیں۔"

حوالہ: **فتاویٰ رضویہ شریف**، از: امام احمد رضا محقق بریلوی۔ المتوفی ۱۳۴۰ھ (مترجم) مطبوعہ :مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر (گجرات) **جلدنمبر:۱۰، صفحہ نمبر:۳۶۹**

قارئین کرام کے یقین واعتماد کی نیت صالح سے **"فتاویٰ رضویہ"** سے صرف دو۲ فتاویٰ پیش کئے ہیں۔علاوہ ازیں ایک اہم اور قابل توجہ بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی رضی اللہ تعالیٰ عنہ **"مجدد اعظم"** کے منصب اعلیٰ پر فائز تھے۔آپ کی فقہی بصارت اور علم کی گہرائی کا لوہا عرب وعجم کے علماء نے مانا ہے۔ آپ کی علمی جلالت اور فقہی شان وشوکت کے سامنے دنیا بھر کے اہل علم حضرات نے سر تسلیم خم کیا ہے۔ بلکہ آپ کی ذات ستودہ صفات اہل سنت و جماعت کے خواص وعوام کے لئے مقتدا، ہادی، پیشوا، رہنما، معتبر، مستند، مصدّقہ، معتمد اور آنکھ بند کر کے بھروسہ کرنے کے قابل ہے۔لیکن پھر بھی اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا محقق ومحدث بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان نے ہر فقہی مسئلہ میں علمائے متقدمین کی پیروی کو لازمی طور پر تھاما۔اور ہر مسئلہ کی تائید وتوثیق میں ماضی کے واجب الاقتداء علمائے عظام کی کتب معتبرہ، معتمدہ اور مستندہ کے حوالے مکمل طور پر پیش فرمائے۔آپ نے کبھی ماضی کے اماموں اور مجتہدوں سے سبقت (Precede) کرنے کی کوشش نہیں کی بلکہ ایسا کبھی سوچا بھی نہیں۔ ہر مسئلہ میں ماضئ قریب وبعید کے جید علماء کی پیروی اور ان کے نقش قدم کو مشعل راہ جان کر اور مان کر ان کی شاگردی اور غلامی کو ہی حصول علم وتفقہ کے لئے لازمی بنایا۔ کبھی یہ نہیں فرمایا کہ **"اس مسئلہ میں فلاں امام کی تحقیق وتشریح ان کے زمانہ کے لحاظ سے ہے اور میں اس مسئلہ کی تحقیق وتشریح اپنے زمانہ کے لحاظ سے کررہا ہوں۔"** بلکہ ہمیشہ علمائے متقدمین کے سامنے ایک ادنیٰ طالب علم کی حیثیت سے زانوئے ادب طے کر کے سر تسلیم خم فرمایا۔اپنی حیثیت ہمیشہ پیروکار (Followers) کی ہی رکھی اور اپنے ماضی کے علماء آقاؤں سے سرمو بھی تجاوز کرنے کی کوشش وارتکاب نہیں کیا۔

"فتاویٰ رضویہ" سے ماخوذ مندرجہ بالا دونوں فتاوے بھی آپ نے فقہ اسلامی کی معتمد اور معتبر کتب **"تَبْیِیْنُ الْحَقَائِقِ شَرْحِ کَنْزُ الدَّقَائِقِ"** اور **"فتاویٰ عالمگیری"** کی اصل عربی عبارت نقل کرکے بیان فرمائے ہیں، فتاویٰ عالمگیری کہ جس کا اصلی نام **"فتاویٰ ہندیہ"** ہے۔ اس کی جو عبارت اعلیٰ حضرت نے اپنے فتاویٰ میں نقل فرمائی ہے۔ وہ......

"اصل عربی عبارت"

وَلَوْسَمِعَ مِنْ وَّرَاءِ الْحِجَابِ لَا یَسَعُهُ اَنْ یَشْهَدَ لِاحْتِمَالِ اَنْ یَّکُوْنَ غَیْرَہٗ۔ اِذَا النَّغْمَةُ تَشْبَهُ النَّغْمَةَ۔
حوالہ: فتاویٰ ہندیہ (عربی) الباب الثانی فی بیان تحمل الشہادۃ۔ مطبوعہ: نورانی کتب خانہ، پیشاور (پاکستان) جلد۔۳، ص ۴۵۲
▣ مندرجہ بالا عربی عبارت کا اردو ترجمہ:۔
"اگر کسی نے پردے کے پیچھے سے سنا، تو سُننے والا گواہی نہیں دے سکتا، ممکن ہے کوئی اور شخص ہو، کیونکہ آواز آواز سے مشابہ ہوسکتی ہے۔"

"فتاویٰ عالمگیری" کی مندرجہ بالا عبارت کو بغور پڑھیں۔ اس عبارت میں یہ فرمایا گیا ہے کہ **"پردے کی آڑ"** ہو، یعنی کہنے والے اور سننے والے کے بیچ میں صرف پردہ (Curtain) ہی ہو اور کوئی بات کہی جائے، تو اس طرح سے سنی ہوئی بات کی بنیاد پر سننے والا گواہی نہیں دے سکتا۔ پھر چاہے سننے والا کہنے والے کی آواز کو پہچانتا ہو کہ یہ آواز

فلاں شخص کی ہے۔ اس کے باوجود بھی پردے کے پیچھے سے سماعت کی ہوئی بات کو شریعت مطہرہ کے قانون کے مطابق بنیاد یا ثبوت نہیں مانا جائے گا۔

جس کا صاف مطلب یہ ہوا کہ ایک کمرہ میں صرف دو یا پانچ فٹ کے قریبی فاصلہ سے کوئی شخص کوئی بات کہے اور اتنے قریب کے فاصلہ سے کوئی شخص سنے اور سننے والا کہنے والے کی آواز بھی پہچان لے، کہنے والا کیا کہہ رہا ہے؟ وہ بالکل صاف طور سے سنے اور سمجھے، پھر بھی صرف ایک ہی وجہ سے یعنی قائل اور سامع یعنی کہنے والے اور سننے والے کے درمیان پردہ کی آڑ ہونے کی وجہ سے گفتگو روبرو یعنی آمنا سامنا ہوکر (Face to face) نہ ہونے سے اس طرح سنی ہوئی بات کو ثبوت یا گواہی کی بنیاد بنا کر گواہی نہیں دی جاسکتی۔ ایسی گواہی شریعت میں غیر معتبر اور نامنظور ہے۔

⊙ تو ذرا سوچو!!! کہ.......................

"ایک ہی کمرہ میں بالکل نزدیک سے اور کہنے والے کی اصلی آواز کی شناخت ہونے کے باوجود صرف درمیان میں پردہ حائل (Obstacle) ہونے کی وجہ سے اس طرح سے سنی ہوئی بات شریعت میں ناقابل قبول ہے۔ تو ہزاروں میل کے فاصلے سے، ٹیلیفون کے توسط سے اور روبرو نہ ہوکر سنی ہوئی بات، خبر یا اطلاع کو بنیاد اور ثبوت شمار کرکے گواہی کیسے دی جاسکتی ہے؟ اور شرعاً اسے کیسے مقبول و منظور رکھا جاسکتا ہے؟"

"شہادت" یعنی گواہی یا خبر کا شریعت میں معتبر ہونا، صرف اسی صورت میں منظور رکھا گیا ہے کہ سننے والے نے وہ بات روبرو یعنی آمنے سامنے (Face to face) ہوکر سنی ہو، کہنے والے اور سننے والے کے درمیان کوئی پردہ یا اور کوئی چیز بیچ میں حائل نہ

ہو کہ کہنے والا اور سننے والا ایک دوسرے کو دیکھ نہ سکیں۔

فقہ اسلامی کی معتبر و معتمد کتب مثلاً **تبیین الحقائق، فتاویٰ عالمگیری، ذخیرہ، ہدایہ، فتاویٰ خیریہ، الاشباہ، فتاویٰ قاضی خان، درمختار، عقود الدریہ** اور ان کا عرق و نچوڑ **"فتاویٰ رضویہ شریف"** میں صاف وضاحت فرمادی گئی ہے کہ گواہی اور خبر کے کہنے سننے یا لینے دینے میں اگر کہنے والے اور سننے والے کے درمیان کوئی چیز یا پردہ حائل ہوجائے، تو ایسی سنی ہوئی بات کی بنیاد پر گواہی دینا شریعت میں نامقبول (Rejected) ہے۔ تو پھر ٹیلی فون کے واسطے سے موصول خبر یا اطلاع اور ٹیلی فون پر کی ہوئی گفتگو کو **"خبر مستفیض"** کے درجہ میں شمار کرنا، حدِّ اعتدال سے تجاوز کر کے صدیوں سے ملت اسلامیہ میں رائج مسلَّم رویت ہلال کے طریقوں میں نامقبول طریقے کو شامل کرنا ہرگز مناسب نہیں۔ ایسے غیر شرعی دستور و رواج کو مناسب ٹھہرانے کے لئے بے جوڑ اور بے تکی دلیلیں اختراع کرنا، اپنی علمی صلاحیت وجلالت کے تکبّر کی عکاسی کرنے کے مترادف ہے۔

"اعلیٰ حضرت کے بعد کے اور ماضی قریب کے جلیل القدر علمائے اہل سنت کے مجموعۂ فتاویٰ سے ماخوذ فتوے"

اعلیٰ حضرت، مجدد دین وملت، امام اہل سنت، شیخ الاسلام والمسلمین، **امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان کی علمی جلالت اور بالخصوص علم فقہ میں آپ کی مہارت کا لوہا اپنے اور پرائے سب نے یک زبان ہو کر تسلیم کیا ہے۔ دورِ حاضر کے علمائے حق تو ٹھیک بلکہ علمائے سوء بھی پیچیدہ علمی مسائل کے حل اور دینی و علمی مسائل کی

گہرائی کی تفہیم وتشریح وتوضیح کے لئے اور شریعت کا بین حکم (Explicate Command) معلوم کرنے کے لئے "فتاویٰ رضویہ" کی طرف رجوع کرتے ہیں۔ اختلافی مسائل کے حل کے لئے ہر سنی عالم **"فتاویٰ رضویہ"** ہی کا دامن تھامتا ہے۔ لہٰذا "فتاویٰ رضویہ" عوام وخواص اہل سنت کے درمیان **"حکم"** اور **"آخری فیصلہ"** کی حیثیت رکھتا ہے۔ بلکہ یہ کہنے میں کوئی غلو یا مبالغہ نہیں کہ جس کسی مسئلہ کی تائید وتوثیق میں اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی کی کتاب کا حوالہ بطور دلیل وثبوت پیش نہیں کیا جاتا، تب تک اہل سنت و جماعت کے لوگ اس پر آنکھ بند کر کے کیے جانے والے بھروسے کی حیثیت سے اعتماد نہیں کرتے۔

لہٰذا........

علمائے اہلسنت میں ایک معمول رائج ہے کہ اپنے قول کی صداقت وحقانیت کے ثبوت میں اعلیٰ حضرت کی کسی کتاب کا حوالہ ضرور پیش کرتا ہے۔ اسی لئے اگر کسی عالم کے قول کی تائید اور ثبوت اعلیٰ حضرت کی کسی بھی کتاب سے نہیں ہوتی، تو وہ عالم اعلیٰ حضرت کی کتاب کی عبارت کی تاویل اور توضیح کر کے اپنے قول کی موافقت کا مطلب نکالنے میں **آسمان زمین کے قلابے ملا دیتا ہے**۔ اور جبراً وعناداً اپنی موافقت کا مطلب گڑھ لیتا ہے۔ بالفاظ دیگر وہ اعلیٰ حضرت کے نام پر چرکھاتا ہے۔ بھولے بھالے عوام الناس اعلیٰ حضرت کی عقیدت میں ڈوبے ہوئے ہونے کی وجہ سے اعلیٰ حضرت کے نام کے طفیل اس مولوی کی بات مان لیتے ہیں۔ بھولے اور ان پڑھ عوام اہلسنت کو کیا معلوم کہ ان کو اعلیٰ حضرت کے نام پر دھوکہ دیا جا رہا ہے اور اعلیٰ حضرت کا نام جو رائج الوقت سکّہ ہونے کے ناطے چلتا ہے، اسے نقد (Cash) کرالیا جاتا ہے۔

قارئین کرام سے التماس ہے کہ تار، ٹیلی فون، موبائل، فیکس، واٹس اپ، ریڈیو، ٹی وی، ایس ایم ایس میسیج وغیرہ جدید ایجادات کے مارڈن الیکٹرونک آلات کے توسط سے موصول اطلاع، خبر، میسیج (Message) وغیرہ کو **"خبر مستفیض"** یا **"استفاضہ"** کی اصطلاح میں شمار کرکے اس کی بنیاد پر **"رویت ہلال"** یعنی **"چاند ہوگیا"** یا **"چاند نظر آگیا"** کا حکم دے کر، اس کا اعلان کرنے والے دورِ حاضر کے سہولت پسند حضرات اپنا الگ موقف (نقطۂ نظر=View point) قائم کرکے اعلیٰ حضرت امام احمد رضا اور دیگر اکابر علماء اہلسنت و جماعت کے عظیم فتاویٰ کی کھلم کھلا مخالفت کرکے ملت اسلامیہ کے درمیان اختلاف اور مخالفت وعداوت کا ماحول اور فضا قائم کرکے سنیوں کے اتحاد اور اتفاق کو کاری ضرب لگا کر مجروح کرنے کی مذموم حرکت کرتے ہیں۔

ماضی قریب کے چند جید اکابر علمائے اہلسنت کے فتاویٰ قارئین کرام کی خدمت عالیہ میں پیش ہیں۔

(۱) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، صدر الشریعہ، قاضی ہندوستان، فقیہ اعظم ہند، حضرت علامہ مفتی امجد علی صاحب اعظمی۔

(مصنف: کتاب بہارشریعت)

آپ کی علمی صلاحیت وفقہی استعداد کا خود اعلیٰ حضرت، **امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان نے اعتراف فرمایا ہے۔ امام احمد رضا نے آپ کو ملک ہندوستان کا **"قاضی القضاۃ"** (Chief Judge) مقرر فرماکر ان الفاظ میں پذیرائی

فرمائی کہ **"ان کو قاضی مقرر کرتا ہوں، ان کے فیصلے کی وہی حیثیت ہوگی، جو ایک قاضی اسلام کی ہوتی ہے۔"**

آپ نے **"بہارشریعت"** نام کی اردو زبان میں سترہ (۱۷) حصوں پر مشتمل علم فقہ کی تفصیلی معلومات دینے والی بے مثال کتاب علم دین کے انمول خزانے کی حیثیت سے ملت اسلامیہ کو عنایت فرمائی ہے۔ ہندوستان اور پاکستان کے سینکڑوں دار العلوم میں آپ کے تلامذہ پھیلے ہوئے ہیں۔

▣ **آپ کا ایک فتویٰ پیش خدمت ہے:**

"ہلال کی رویت پر مدار ہے۔ انہوں نے دیکھا ہو یا دوسروں نے۔ مگر دوسری جگہ کی رویت یہاں والوں کے لئے اس وقت معتبر ہوگی جب ثبوت شرعی کے ساتھ ثابت ہو۔ اور ٹیلی فون اور ریڈیو کی خبریں اس باب میں ناقابل اعتبار ہیں کہ ان سے کسی چیز کا ثبوت شرعی نہیں ہوتا۔ ایسی خبروں سے نہ روزہ رکھا جائیگا، نہ عید کی جائیگی۔"

حوالہ: **فتاویٰ امجدیہ**، ناشر: دائرۃ المعارف الامجدیہ، گھوسی، ضلع: مئو۔ (یو۔پی) **جلد:۱، صفحہ:۳۹۴**

"فتاویٰ امجدیہ" کی مندرجہ بالا عبارت میں صاف لفظوں میں فرمادیا گیا ہے کہ ٹیلی فون یا ریڈیو کے ذریعے حاصل ہونے والی اطلاع یا خبر کو رویت ہلال کی بنیاد کا ثبوت بنا کر روزہ رکھنے کا یا عید منانے کا حکم ہرگز نہیں دیا جائے گا۔

(۲) خلیفۂ اعلیٰ حضرت، ملک العلماء،
حضرت علامہ شاہ محمد ظفر الدین بہاری

ملک العلماء، حضرت علامہ شاہ محمد ظفر الدین بہاری قادری کا شمار ان اہل علم میں ہوتا ہے، جن کی علمی گیرائی اور اعلیٰ صلاحیت کا تمام علمائے اہلسنت متفقہ طور پر اعتراف و اقرار کرتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت، **الشاہ امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان آپ کے متعلق فرماتے ہیں کہ:

''مکرمی مولانا مولوی محمد ظفر الدین صاحب قادری سلمہ فقیر کے یہاں کے اعز طلبہ سے ہیں۔ اور میرے بجان عزیز - ابتدائی کتب کے بعد یہیں تحصیل علوم کی۔ اور اب کئی سال سے میرے مدرسہ میں مدرس اور اس کے علاوہ کار افتاء میں میرے معین ہیں۔''

حوالہ:۔ **''حیات ملک العلماء''** مطبوعہ: لاہور (پاکستان)
صفحہ نمبر: ۷ اور ۸

▣ **آپ کا ایک فتویٰ پیش خدمت ہے:۔**

''ہلال عیدین میں شہادت گواہان عادل کی ضرورت ہے، نہ صرف خبر کی۔ اور تار، ٹیلیفون، ٹرنک کال، ریڈیو وغیرہ خبر رسانی کے لئے موزوں ہیں، نہ شہادت کے لئے۔ اسی لئے جن لوگوں نے تار، ٹیلیفون وغیرہ ایجاد کئے، کبھی انہوں نے بھی فوجداری اور دیوانی کے مقدمات میں گواہوں کے لئے ان چیزوں کو قابل قبول نہ جانا۔''

حوالہ: **فتاویٰ ملک العلماء**، ناشر: المجمع الرضوی: بریلی (یوپی) **صفحہ نمبر: ۱۷۱**

(۳) تلمیذ صدر الشریعہ، اجمل العلماء، استاد الاساتذہ،
حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل سنبھلی
(خلیفۂ حضرت حجۃ الاسلام)

حضرت علامہ **مفتی شاہ محمد اجمل سنبھلی** کی علمی وجاہت اور اعلیٰ علمی معیار کے سامنے تمام علمائے اہلسنت سر تسلیم خم کرتے تھے۔ آپ کے تلامذہ میں سے متعدد تلامذہ نے اکابر علمائے اہلسنت کی حیثیت حاصل کی ہے:

▣ **آپ کا ایک فتویٰ پیش خدمت ہے:**

> "ایک مقام کی رویت ہلال دوسرے مقام کے لئے صرف شہادت علی الرویت یا شہادت علی القضایا یا استفاضہ سے ثابت ہوسکتی ہے۔ جو عند الفقہاء معتبر ومقبول اور طریق موجب ہے۔ اور ان کے علاوہ تار، ٹیلیفون، لاؤڈ اسپیکر، ریڈیو، وایرلیس، خط، افواہ، اخباری خبریں، جنتریاں، قیاسات، نہ شہادت کا افادہ کریں، نہ استفاضہ کا، بلکہ ان سے صرف خبر وحکایت حاصل ہوتی ہے۔ جو شرعاً بھی غیر معتبر، نامقبول ہے اور قانوناً بھی اس سے شہادت ثابت نہیں ہوتی ہے۔"
>
> حوالہ: **فتاویٰ اجملیہ**، ناشر: فاروقیہ بکڈپو۔ دہلی، **جلد نمبر:۲، صفحہ نمبر:۶۶۶**

(۴) بحر العلوم، بقیۃ السلف، حجت الخلف، حضرت علامہ مفتی عبدالمنان اعظمی

حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی جماعت اہلسنت کے اتنے بڑے جید عالم تھے کہ آپ کی علمی صلاحیت کی وسعت اور گہرائی کے اعلیٰ معیار کی وجہ سے تمام اکابر واصاغر علمائے اہلسنت آپ کو **"بحر العلوم"** یعنی علوم کے سمندر کے معزز لقب سے ملقب کرتے تھے۔

آپ نے اپنی حیات طیبہ کے دوران ہزاروں کے تعداد میں علوم وعرفان کے ٹھاٹھے مارتے ہوئے سمندر کی حیثیت سے فتاویٰ ارقام فرمائے ہیں۔ آپ کا مجموعۂ فتاویٰ اسلامی قوانین وشرعی مسائل کا معتمد دستاویز کی حیثیت کا حامل ہے۔ آپ کے فتاویٰ کا مجموعہ **"فتاویٰ بحر العلوم"** کے نام سے چھ (۶) مبسوط جلدوں میں شائع ہوا ہے۔

▣ **آپ کا ایک فتویٰ پیش خدمت ہے:۔**

> "تو جو لوگ ایک شہر سے دوسرے شہر میں آتے ہوئے کثیر التعداد فونوں کو خبر مستفیض قرار دیتے ہیں، شاید خبر مستفیض کی تعریف کے اس ضروری نکتے کو بھول جاتے ہیں کہ استفاضہ کے لئے مقام رویت سے متعدد جماعتوں کا آ کر یہاں متفقہ بیان دینا ضروری ہے، جب کہ ٹیلیفون کی صورت میں اجتماع صرف خبروں کا ہوتا ہے، مخبرین تو سب اپنے اپنے گھر بیٹھے ہوئے ہیں، تو اس خبر میں شہادت بلکہ تواتر یا استفاضہ کی صورت کیسے پیدا ہوگی، یہ ایک مجرد خبر ہے۔"
>
> حوالہ: **فتاویٰ بحر العلوم**، ناشر: امام احمد رضا اکیڈمی، بریلی (یوپی)
> **جلد: دوم، صفحہ نمبر:۲۳۴۱**

(۵) جلالت العلم، رہبر فقہاء، فقیہ ملت استاذ العلماء، صوفیٔ با صفا

حضرت علامہ مفتی جلال الدین امجدی

آپ نے اپنی زندگی کا ہر لمحہ علم دین کی خدمت اور فتویٰ نویسی کے لئے وقف فرما دیا تھا۔ شہزادۂ اعلیٰ حضرت، تاجدار اہلسنت، **مفتیٔ اعظم ہند، علامہ مصطفیٰ رضا خاں** علیہ الرحمۃ والرضوان کے عاشق صادق اور خلیفہ شعیب الاولیاء **حضرت سید شاہ یار علوی** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی سرپرستی میں چلنے والے اور باوقار شہرت کے حامل، سنیوں کے عظیم ادارے **''دارالعلوم فیض الرسول - براؤں شریف''** میں آپ نے عرصۂ دراز تک تدریسی اور افتاء نویسی کی خدمت انجام دی۔ آپ کی علم فقہ میں اعلیٰ مہارت کی وجہ سے آپ کو **''فقیہ ملت''** کے خطاب سے نوازا گیا تھا۔ نہایت ہی ستودہ صفات کے حامل، صوفیانہ اطوار، فقیرانہ طبیعت اور نہایت سادگی پسند فطرت کے حامل تھے۔ ہمیشہ درس و تدریس اور کتب بینی میں منہمک و مستغرق رہا کرتے تھے۔

آپ کے فتاویٰ کے دو (۲) مجموعے ⊙ **فتاویٰ فقیہ ملت** اور **فتاویٰ فیض الرسول** زیور طبع سے آراستہ ہوکر منظر عام پر آچکے ہیں۔

▣ ان میں سے دو (۲) فتاویٰ پیش خدمت ہیں:۔

فتویٰ نمبر:۱

''جب کہ اس علاقہ میں نہ چاند نظر آیا اور نہ ہی شہادت شرعی ملی، تو جن لوگوں نے ریڈیو، ٹیلیفون کی خبر کو غیر معتبر جان کر اس پر عمل نہ کیا اور تیس کی گنتی پوری کر کے عید کی نماز پڑھی، وہی لوگ حق پر ہیں کہ یہی شریعت کا حکم ہے۔۔۔اور جن لوگوں نے ریڈیو، ٹیلیفون کی خبر معتبر مان کر عید کی نماز پڑھی، وہ سخت گنہگار ہیں کہ ۲۹ تاریخ کو رویت نہ ہونے اور شہادت شرعی نہ ملنے کی وجہ سے روزہ کا چھوڑنا اور عید کی نماز پڑھنا جائز نہ تھا۔''

حوالہ:۔ ''**فتاویٰ فقیہ ملت**''، ناشر: فقیہ ملت اکیڈمی۔ بستی (یوپی)

جلد: اول، صفحہ نمبر: ۳۴۷

فتویٰ نمبر:۲

''ریڈیو کی خبر، خبر مستفیض نہیں اور نہ چاند دیکھنے کی شہادت ہے، نہ حکم قاضی پر شہادت ہے۔ لہٰذا ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر عید کے چاند کے لئے شرعاً معتبر نہیں کہ یہ نئے آلات خبر پہونچانے میں تو کام آسکتے ہیں لیکن شہادتوں میں معتبر نہیں ہو سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبروں پر کچہریوں کے مقدموں کا فیصلہ نہیں ہوتا بلکہ گواہوں کو حاضر ہو کر گواہی دینی پڑتی ہے۔ اور جب دنیوی معاملات میں موجودہ کچہری کا قانون ٹیلیفون اور ریڈیو کے ذریعہ گواہی ماننے کو تیار نہیں تو پھر دینی معاملات میں شریعت کا قانون ان کے ذریعہ خبر یا گواہی کو کیونکر مان سکتا ہے؟ رہا ہلال کمیٹی کا اعلان تو آج کل بہت سے مقامات پر ہلال کمیٹیاں

قائم ہیں، جن کے ممبران عموماً مسائل شرعیہ سے ناواقف ہیں، اسی لئے ریڈیو کی خبر پر عید منانے کا اعلان کر دیتے ہیں اور بہت سے جاہل عالموں کا لباس پہن کر علمائے اہلسنت کہلاتے ہیں۔ جو مسلمانوں کو گمراہی کے راستے پر ڈالتے ہیں، ان کا اعلان عندالشرع ہرگز معتبر نہیں اور نہ اس پر عمل کرنا جائز۔"

حوالہ:۔ **"فتاویٰ فیض الرسول"**، ناشر: دارالاشاعت فیض الرسول۔ براؤں شریف (یوپی)، **جلد: اول، صفحہ نمبر: ۵۲۳**

اکابر علمائے اہلسنت کے فتاوے کا ماحصل

اوراق سابقہ میں قارئین کرام نے حسب ذیل اکابر علمائے اہلسنت کے فتاویٰ سے کل چھ(۶) فتاویٰ ملاحظہ فرمائے:۔

(۱) صدر الشریعہ، خلیفۂ اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ **مفتی امجد علی صاحب اعظمی** کے مجموعۂ فتاویٰ **"فتاویٰ امجدیہ"** سے ایک فتویٰ۔

(۲) **ملک العلماء** خلیفہ اعلیٰ حضرت، **حضرت علامہ شاہ محمد ظفرالدین بہاری قادری** کے مجموعۂ فتاویٰ **"فتاویٰ ملک العلماء"** سے ایک فتویٰ۔

(۳) تلمیذ صدر الشریعہ، خلیفہ حجت الاسلام، اجمل العلماء، استاذ الاساتذہ، **حضرت علامہ مفتی شاہ محمد اجمل سنبھلی** کے مجموعۂ فتاویٰ **"فتاویٰ اجملیہ"** سے ایک فتویٰ۔

(۴) بحرالعلوم، بقیۃ السلف، حجت الخلف، **حضرت علامہ مفتی عبدالمنان صاحب اعظمی**

کے مجموعۂ فتاویٰ **"فتاویٰ بحرالعلوم"** سے ایک فتویٰ۔

(۵) جلالت العلم، رہبر فقہاء، استاد العلماء، فقیہ ملت، صوفیٔ باصفا، **حضرت علامہ مفتی جلال الدین صاحب امجدی** کے مجموعۂ فتاویٰ **"فتاویٰ فقیہ ملت"** اور **"فتاویٰ فیض الرسول"** سے دو(۲) فتوے۔

مذکورہ کل چھ(۶) فتاویٰ کا ماحصل ذیل میں مندرج ہے:۔

- ٹیلی فون سے موصول اور ریڈیو سے نشر شدہ خبروں کی بنیاد پر رویت ہلال ثابت کر کے روزہ نہیں رکھا جائے گا اور نہ عید منائی جائے گی۔
- ثبوت رویت ہلال کی گواہی کے لیے ٹیلیفون اور ریڈیو کی خبر کا کوئی اعتبار نہیں۔
- ٹیلی فون کے ذریعے موصول خبر کو **"استفاضہ"** کی اصطلاح میں شمار نہیں کیا جائے گا۔ شرعاً وہ استفاضہ ہے ہی نہیں۔
- ایک شہر سے دوسرے شہر رویت ہلال کی اطلاع کے متعدد ٹیلیفون کو **"خبر مستفیض"** نہیں کہا جائے گا اور ایسے کثیر تعداد کے ٹیلیفون کی بنیاد پر رویت ثابت نہیں ہوگی۔
- ٹیلی فون کے توسط سے آئی ہوئی خبر عید کے چاند کی گواہی کے لئے شرعاً قابل اعتماد نہیں۔ ایسی خبر پر بھروسہ نہیں کیا جائے گا۔
- ہلال کمیٹی یا چاند کمیٹی کے جاہل ممبران اور بے علم و جاہل ملاؤں کے رویت ہلال کے اعلان شریعت میں بھروسہ کے لائق نہیں۔ ایسے اعلانات پر بھروسہ کرنا جائز نہیں۔

"غور طلب اور قابل توجہ"

دورِ حاضر میں دنیوی تعلیم یافتہ (Graduate) تو درکنار بلکہ کچھ دنیادار مولویوں کو بھی یہ کہتے ہوئے سنا گیا ہے کہ رویت ہلال کی شہادت میں گواہ کا روبرو آنا اور آ کر آمنے

سامنے (Face to face) ہوکر گواہی دینے کا شریعت کا قانون پرانے طرزِ عمل کا ہے۔اس
میں گواہی دینے اور لینے کے لئے گواہوں کو آنے جانے کے لیے سفر کی مسافت طے کرنے کی
دشواری اٹھانی پڑتی ہے اور ساتھ میں سفر خرچ کے مصارف میں مال اور وقت کا ضائع ہونا
وغیرہ تکالیف جھیلنی پڑتی ہے۔علاوہ ازیں یہ قانون پرانے زمانے کا ہے۔تب خبر رسانی کے
آلات ایجاد نہیں ہوئے تھے۔لیکن اب زمانہ ترقی یافتہ ہے۔صوتیات (Phonics) اور
برقی آلات (Electronics Instrument) کے توسط سے شہادت لینے دینے کا کام
آسانی سے انجام دیا جاسکتا ہے۔لہٰذا ہمیں بھی زمانہ کی ترقی کے ساتھ قدم سے قدم ملانا
چاہئے اور پرانے زمانے کا دستور و مُروّجات کو ترک کرکے دور حاضر کی جدید ٹیکنالوجی
(Technology) کو اختیار کرکے اس کا فائدہ اٹھانا چاہئے اور اس کے طفیل دقّت، دشواری
اور تکلیف سے چھٹکارا حاصل کرکے سہولت، راحت اور آسانی بھگتنی چاہئے۔اب وقت کا
تقاضا یہ ہے کہ پرانے اور جامد طریقوں کو چھوڑ کر یہ ثابت کرنا ہے کہ اب قوم مسلم بھی غیر ترقی
یافتہ (Backward) نہیں۔

ایسے ترقی کی راگنی گانے والے خبط الحواس حضرات کی بارگاہ میں ہم دو۲ ہی
معروضات پیش کرتے ہیں کہ:-

⊙ بیشک زمانے نے ترقی کی ہے۔ماڈرن ٹیکنالوجی کے بجلی کے آلات عام و خاص ہر
آدمی کی ضروریات زندگی بن کر اس کی روزمرہ کی اشیاء استعمال میں پیوست
ہوچکے ہیں۔لیکن جناب اپنی ضروریات کے لئے استعمال میں آنے والی چیز ہر
معاملہ میں استعمال نہیں ہوتی۔ٹیلیفون سے چاند کی گواہی کا اصرار کرنے سے پہلے
آپ ایک بات پر بھی توجہ دیں کہ کورٹ (Court) کا اصرار میں دیوانی اور
فوجداری مقدمات کی پیشی (Trial) میں گواہوں کی گواہی بڑی اہمیت کی حامل

ہے۔ ہر مقدمہ گواہوں کی گواہی کو مدنظر رکھ کر فیصل ہوتا ہے۔لیکن ہندوستان تو کیا؟
دنیا کی کوئی بھی کورٹ گواہ کو گواہی دینے کے لئے ٹیلیفون، فیکس، موبائل، واٹس اپ
یا موبائل کے میسیج کے ذریعے اپنا بیان درج کرانے کی اجازت نہیں دیتی بلکہ ہر گواہ
کو گواہی دینے کے لئے کورٹ میں روبرو حاضر ہونا پڑتا ہے۔ اگر کسی مقدمے کا
گواہ پانچ سو یا ایک ہزار میل کے دور کے فاصلہ پر مقیم ہے، تو بھی اُسے یہ اجازت
نہیں کہ ٹیلیفون کے ذریعے گواہی دے بلکہ اسے اتنا لمبا سفر طے کرکے، سفر کی
صعوبت و تکلیف برداشت کرکے، سفر کا خرچ اور وقت کا ضائع ہونا بھی سہنا اور
جھیلنا پڑے گا لیکن ہر حال میں اُسے گواہی دینے کے لئے کورٹ میں روبرو آکر
مجسٹریٹ سے آمنا سامنا ہونے کی حالت میں گواہی دینی پڑے گی۔

تو...... جب!!!!

دنیوی معاملات میں ٹیلی فون پر دی ہوئی گواہی نامنظور، نامقبول اور غیر مسموع
(Un-Listened) ہے، تو دینی معاملات میں ٹیلی فون پر دی ہوئی گواہی کیوں کر منظور رکھی
جائے گی؟

⊙ گزشتہ عنوان میں اکابر علمائے اہلسنت کے کل چھ (۶) فتاویٰ نقل کیے گئے ہیں،
جن میں صاف حکم صادر فرمایا گیا ہے کہ رویت ہلال کے ثبوت میں ٹیلیفون سے آئی
ہوئی گواہی شرعاً معتبر و مقبول و منظور نہیں۔ان فتاویٰ کے لکھنے والے مفتیان عظام
کے زمانہ میں ٹیلی فون، فیکس وغیرہ ایجادات ہوچکی تھیں اور ایجاد شدہ جدید آلات
عوام الناس عام طور سے استعمال بھی کرتے تھے۔ان مفتیان کرام کے زمانے میں
بھی چاند کی رویت کے تعلق سے گڑبڑی اور ہنگامہ ہوتا تھا۔ٹیلی فون سے چاند ہو
جانے کی خبریں بھی موصول ہوتی تھیں۔لیکن ماضی کے کسی بھی عالم یا مفتی نے ٹیلی

فون سے موصول خبر واطلاع کو رویت ہلال کے ثبوت میں منظور نہ رکھا بلکہ اس کے خلاف فتاوے ارقام فرمائے۔

- ⊙ یہ وہ علماء اور مفتیانِ کرام تھے، کہ ان کے علم کی وسعت کا اندازہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے تلامذہ، خلفاء، پروردہ اور تربیت یافتہ تھے۔ کیا ان علماء کو ''**استفاضہ**'' اور ''**خبر مستفیض**'' کی توضیح و تشریح کا علم نہیں تھا؟
- ⊙ کیا وہ علماء اپنے زمانہ کے حالات سے ناواقف تھے؟
- ⊙ وہ علماء اپنے زمانہ کے لحاظ سے مناسب تشریح کر کے جواز کی شکل کی نشاندہی کرنے سے عاجز وقاصر تھے؟
- ⊙ زمانے کا لحاظ کر کے خبر مستفیض کی تشریح کرنے کا ان کے پاس علم نہ تھا؟
- ⊙ خبر مستفیض کی مناسب تشریح کی نئی شکل ڈھونڈھ کر اس کی نشاندہی کر کے اپنے زمانے کے بہت سارے فتنوں کا سدّ باب کردینے کی ان میں صلاحیت نہ تھی؟
- ⊙ یا صلاحیت تھی لیکن اس کا مظاہرہ کرنے کا حوصلہ نہ تھا؟
- ⊙ اور حوصلہ بھی تھا مگر حوصلہ مندی سے اختلافی مسئلہ حل کرنے کی انہیں توفیق ہی نہ ہوئی؟

نہیں، بلکہ ان علماء میں مذکورہ تمام اوصاف مکمل طور پر تھے مگر انہوں نے ماضی کے مجتہدوں اور اماموں کے متعین کردہ شریعت کے اصول وقوانین میں دست اندازی، مداخلت اور تعرّض کرنے سے اپنے آپ کو روکا اور علمائے متقدمین اور اسلاف کے نظریات، تفکرات اور تعلیمات کی مخالفت کرنے سے باز رہ کر ان کے نشان قدم کو مشعل راہ مان کر پیروی کرنے میں ہی صواب ونجات کا یقین کیا۔

لیکن افسوس کہ دورِ حاضر کے ناقص خواندہ مولوی ومفتی اپنے کو ''**اعلم علماء**'' کے قیاسی زعم

میں ماضی کے جلیل القدر علماء اہلسنت سے بھی ٹکر لے رہے ہیں اور ان کے فتاویٰ اور تحقیق کی مخالفت میں ایجادنو کے دہکتے انگارے اچھال کر ملت اسلامیہ کو اتحاد واتفاق میں جکڑ رکھنے والی رسی کو اس انگارے کے شراروں سے مشتعل کرنے کی حرکت اضطرابی کرتے ہیں۔

''صرف رمضان عید کے چاند کے لئے اتنی زیادہ بھگدڑ اور افراتفری کیوں؟''

ہر سال رمضان عید کے چاند کے تعلق سے کئی مقامات پر اختلاف، تنازع، جھگڑا، جنگ وجدال وغیرہ وجود میں آتے ہیں۔ نتیجۃً اختلاف رائے کا معاملہ بغض وعناد اور ذاتی عداوت تک پہونچتا ہے اور سنّیوں کا اتحاد واتفاق پاش پاش ہو جاتا ہے۔ ایک وقت وہ بھی تھا کہ چاند کی رویت کے اختلاف میں تمام سنی مسلمان متحد ہو کر ایک ہی پلیٹ فارم پر مجتمع رہتے تھے۔ چاند کی رویت کا اختلاف صرف سنیوں اور وہابیوں کے درمیان میں ہی ہوتا تھا۔ بلکہ اس اختلاف کی نوعیت سنی اور وہابی کے اختلاف کی ہو جاتی تھی اور اس اختلاف کی وجہ سے سنیوں اور وہابیوں میں نمایاں فرق واضح ہو جاتا تھا۔ عوام الناس بھی اس اختلاف کی بناء پر جان لیتے تھے کہ ۲۹، روزے کر کے عید وہابیوں نے منائی اور سنی حضرات نے تیس (۳۰) کی گنتی پوری کی۔ لہٰذا دو۲ عیدیں منائی جاتی تھیں۔ پہلے دن وہابی عید مناتے تھے اور دوسرے دن سنی عید مناتے تھے۔ لیکن افسوس ...... کہ خود کو بزعم خویش ''**اعلم علماء**'' اور بے مثل ومثال عالم سمجھنے کے کیف میں لڑکھڑانے

والے کچھ مُلّا حضرات **"عید کی عجلت"** کا اصرار کرنے والے جہلاء کو خوش کر کے، ان کو اپنا معتمد، معاون، معین، حامی اور طرف دار بنا لینے کے فاسد اور مفاد پرست ارادے سے ٹیلی فون کے ذریعے موصول خبر اور اطلاع کو **"خبر مستفیض"** کا ریشمی جامہ پہنا کر صرف ٹیلی فون کی اطلاع کو رویت ہلال کا ثبوت ٹھہرا کر، رویت ہلال عید کا اعلان کرنے میں اتنی عجلت اور سرعت سے کام لیتے ہیں کہ ایک لمحہ بھی تحقیق اور ثبوت کے لئے نہیں رکتے بلکہ ایک لمحہ کی تاخیر ان کے لئے وبال جان اور آفت شان ہو جاتی ہے۔ نا دیدہ عجلت اور بے سوچی سرعت میں اُسے یہ سوچنے کی توفیق و فرصت ہی نہیں ہوتی کہ ٹیلی فون کی بنیاد پر رویت ہلال کے ثبوت کا میرا اعلان اعلیٰ حضرت، **امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان اور دیگر جید و اکابر علمائے اہلسنت کے فتاویٰ کی کھلم کھلا مخالفت کر رہا ہے۔

تعجب تو اس بات پر ہوتا ہے کہ اعلیٰ حضرت، امام احمد رضا محقق بریلوی کے موقف اور فتوے کے خلاف ارتکاب کر کے رویت ہلال کا اعلان کرنے والے ایسے نیم خواندہ مولوی اور ان پڑھ امامِ مسجد اپنے قول کی تائید اور توثیق میں اعلیٰ حضرت کی ہی کتاب کی کوئی عبارت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ عبارت چاہے اس کا اس طرح سے اعلان کرنا باطل ٹھہرا کر اس کی تردید فرماتی ہو، پھر بھی وہ اسی عبارت کی ہی رَٹ لگاتا ہے اور اس عبارت کی ایسی مضحکہ خیز اور من چاہی تاویل کرتا ہے کہ **الامان و الحفیظ** .

کیا اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، مجدد دین وملت **امام احمد رضا** محقق بریلوی علیہ الرحمۃ والرضوان کے دنیا سے پردہ کرنے کے بعد کے عظیم المرتبت اکابر علمائے اہلسنت کہ جن میں اعلیٰ حضرت کے تلامذہ، خلفاء، تعلیم یافتہ، تربیت یافتہ اور مصاحبین تھے، ان

جید علمائے اہلسنت نے تقریباً ایک سو (۱۰۰) سال تک چاند کی گواہی کے معاملے میں ماضی کے علمائے متقدمین، ائمۂ محققین، مجتہدین عظام اور مستنبطین کرام کے نقش قدم کو اختیار کر کے، ان کے فتاوے اور ان کی نادر زمن کتابوں اور ان کے ارشادات کو مضبوطی سے تھام کر، اس کے سخت عامل رہے اور تمام مسلمان اہلسنت کو ایک ہی رسّی میں باندھ کر متحد اور متفق رکھ کر تار، ٹیلیفون، فیکس وغیرہ ذرائع سے موصول خبر اور اطلاع کو رویت ہلال کے ثبوت کے لئے نامنظور اور نامقبول ٹھہرایا۔ ان علماء کے مقابل دور حاضر کے عالموں کی کیا حیثیت ہے؟ دور حاضر کے عالموں میں ان کے تلامذہ جتنی بھی صلاحیت، استعداد اور علمی وسعت نہیں۔ اس کے باوجود بھی موجودہ دور کے کچھ مولوی صاحبان ماضی کے اکابر اہلسنت کے فتاویٰ اور موقوف کے خلاف **"تحقیق جدید"** کے گل کھلانے کے زعم وگمان میں اتحاد کی راہ اُستوار میں اختلاف کے کانٹے بچھا دیتے ہیں اور وہ یہ غلط فہمی میں مبتلا ہوتے ہیں کہ ہم نے ملت کے لئے راہ سہل اور طریقۂ آسان کا پل باندھ دیا ہے تاکہ لوگ اختلاف کے سمندر سے بآسانی پار ہو جائیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ انہوں نے صراطِ مستقیم میں اختلافات کے گہرے گڑھے کھود کر لوگوں کو تنازع کے دلدل میں غرق کرنے جیسی خطائے اجتہادی کا ارتکاب کیا ہے۔

حیرت اور تعجب تو اس بات پر ہے کہ رمضان عید کے چاند کی رویت کے درد میں دھاڑیں مار مار کر رونے کا مظاہرہ کرنے والے دیگر مہینوں کے چاند کے معاملے میں ڈھونڈھے نہیں ملتے۔ رمضان عید کے چاند کے سلسلہ میں لنگوٹ باندھ کر میدانِ جنگ و جدال میں اپنی شجاعت اور بہادری دکھانے والے **"پہلوان"** حضرات دیگر مہینوں کے چاند

کی رویت کے موقعہ پر اپنا ''**رو**'' (مکھڑا) نرم بستر کے کمبل میں اوجھل فرما کر کروٹ استراحت میں ایسے منہمک ہوتے ہیں کہ ان کے رخ زیبا کے دیدار کے لئے آنکھیں ترستی ہیں۔ حالانکہ **شرعاً پانچ مہینوں کے چاند دیکھنا واجب ہے۔**لیکن اس حقیقت سے وہ ایسے ناآشنا یا غفلت میں ہوتے ہیں کہ شعبان کا چاند کب ہوا؟ ذیقعدہ اور ذی الحجہ کے ہلال کی رویت کب ہوئی؟ یہ ان کے خواب وخیال میں نہیں ہوتا۔ البتہ رمضان عید کے چاند کی رویت کے سلسلہ میں دو (۲) دن قبل سے ہی بیدار اور متحرک ہو جاتے ہیں اور دھوم دھڑ کا کے ساتھ ''**عید**'' کو خوش آمدید کہنے کے لئے اپنے آپ کو اُستوار بنا لیتے ہیں۔

''پانچ مہینوں کا چاند دیکھنا واجب ہے۔''

رمضان عید کے چاند کی رویت کے معاملے میں اپنی طاقت اور پاور (Power) کا مظاہرہ کرنے کے لئے اپنے چیلوں اور چمچوں کے ساتھ گروہ در گروہ امنڈتے ہوئے سیلاب کی طرح روڈ پر جمع ہو کر ٹرافک جام کر دینے والے ''**عیدی حضرات**'' دیگر مہینے تو درکنار بلکہ ماہ رمضان المبارک کا چاند دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرماتے۔ بلکہ شاید انہیں معلوم بھی نہ ہوگا کہ **پورے سال میں پانچ مہینوں کے چاند دیکھنا واجب ہے۔**

- **ایک حوالہ پیش خدمت ہے:۔**

> **''شعبان سے ذی الحجہ تک پانچ ہلالوں کا بغور دیکھنا تلاش کرنا ہر جگہ کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ اونچی چوٹیوں پر جانے کی دقت اگر**

> **صرف بوجہ تکلیف یا کاہلی ہو، تو یہ عذر ہرگز نہ سنا جائیگا اور اوپر جاکر دیکھنا واجب ہوگا۔ اگر کوئی نہ جائے گا، سب گنہگار رہیں گے۔''**
>
> حوالہ:۔ ''فتاویٰ رضویہ'' (مترجم)، مطبوعہ:۔ مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پور بندر، **جلد نمبر: ۱۰، صفحہ نمبر: ۳۶۹**

فتاویٰ رضویہ شریف کی مندرجہ بالا عبارت کے مطابق پورے سال کے بارہ ۱۲ مہینوں میں سے پانچ مہینوں کے چاند دیکھنا ہر جگہ کے مسلمانوں پر واجب ہے۔ یعنی:۔

- (۱) شعبان (۲) رمضان (۳) شوال (۴) ذیقعدہ (۵) ذی الحجہ۔
  ان پانچ مہینوں کے چاند دیکھنا **ہر جگہ کے مسلمانوں پر واجب ہے۔**
- صرف دیکھنا ہی نہیں بلکہ ''**بغور دیکھنا**'' اور اگر بغور دیکھنے سے بھی نظر نہ آئے تو تلاش کرنا، ڈھونڈھنا واجب ہے۔
- بلکہ یہاں تک حکم ہے کہ اگر سطح زمین سے نظر نہ آئے تو اونچے مکانوں کی چھت یا چوٹیوں یعنی اونچائی (Top) پر جاکر دیکھنا واجب ہے۔ اگر کوئی بھی دیکھنے نہ جائے گا، تو سب گنہگار ہوں گے۔
- پانچ مہینوں کے چاند دیکھنا ہر جگہ کے مسلمانوں پر واجب ہونے سے مراد ہر شہر، ہر دیہات وقریہ کے باشندہ پر واجب ہے۔

قارئین کرام نے ضرور محسوس کیا ہوگا کہ ہر جگہ صرف رمضان عید کے چاند کے معاملے میں ہی شور وغل اور ہنگامہ برپا ہوتا ہے۔ ۲۹ر رمضان کو اگر چاند نظر نہیں

آیا، تو کہیں سے بھی ڈھونڈ ڈھانڈ کر چاند کھینچ کر لے آئیں گے اور کل ضرور عید منائیں گے۔ ایسی ذہنیت رکھنے والے شعبان کے مہینے کی ۲۹/ویں تاریخ کو کہیں بھی نظر نہیں آتے۔ بلکہ ڈھونڈے نہیں ملتے۔ کل سے ہی رحمتوں اور برکتوں والا رمضان مہینہ شروع ہوجائے اور کل ہی سے روزہ رکھنے کا فریضہ ہم شروع کردیں۔ پرسوں کے بجائے کل سے ہی، ایک دن جلدی رمضان شروع ہوجائے۔ اس کی کسی کو فکر نہیں لیکن عید ایک دن جلدی آجائے، اس کے لئے ہر قربانی دینے کے لئے بلکہ مرنے مٹنے اور مارنے مٹانے کے لئے بھی کچھ جواں مرد بلکہ مجاہد بہادر حضرات مستعد رہتے ہیں۔

بعض قصّوں میں تو ایسا بھی سُنا جاتا ہے کہ رمضان کے مقدس اور حرمت والے مہینے میں روزہ نہ رکھنے والے بلکہ رمضان المبارک کی حرمت واحترام کا بھی قطعاً لحاظ نہ رکھنے والے یعنی رمضان میں دن کے وقت علانیہ طور پر کھانے پینے کی لذتیں لوٹنے والے، پان، بیڑی اور سگریٹ کی اپنی عادت وخواہش پوری کرنے والے لوگوں کی اکثریت کو **"عید کی عجلت"** کا جوش، شوق، اُمنگ اور ولولہ، عید کے فراق میں بے قرار ان کے دلوں میں ایسا برانگیختہ اور مشتعل ہوتا ہے کہ ۲۹، رمضان کو چاند ہونا ہی چاہئے اور کل عید ہونی ہی چاہئے، ان کا اصرار اتنا بڑھتا ہے کہ بڑھتے بڑھتے اب وہ ضد اور ہٹ دھرمی کی شکل اختیار کرلیتا ہے بلکہ خودی اور اَنَا (Ego) کی صورت میں پروان چڑھتا ہے اور خبط انانیت غیر طبعی حد تک بڑھ جاتی ہے۔ (Egomania) یعنی انتہاء درجہ کی انانیت کے جذبہ سے متاثر ہوکر کل عید ہونی ہی چاہئے اور اگر کل عید نہ ہوئی تو میری عزت مٹی میں مل جائے گی۔ ایسی ذہنیت کے مریض جو بازو اور زر کی طاقت (Money and Muscle Power) کے حامل ہوتے ہیں، وہ اپنے محلے کی مسجد کے جاہل امام کا دامن تھامتے ہیں۔

ایسے عید کی جلدی کے مریض لوگوں کی تکبرانہ ضد کو پوری کرکے ان کو اپنی طرف راغب کرکے اپنا طرف دار، مداح، حامی، معتقد، خدمت گزار بنا کر سماج میں اپنی ہیبت، رعب، دبدبہ، دھاک اور تسلّط قائم کرنے کی فاسد غرض سے کچھ کٹ ملا قسم کے مولوی اور مفتی ۲۹/تاریخ کو رویت ہلال کا اعلان کرنے میں ایسے بے دریغ و بے درنگ ہوتے ہیں کہ شریعت میں منظور ہو ایسی شرعی شہادت نہ ملنے کے باوجود دور دراز کے مقامات سے آئے ہوئے دو (۲) یا چار (۴) ٹیلیفون کو رویت ہلال کی شہادت کا ثبوت ٹھہرا لیتے ہیں اور ایسے باہر سے آئے ہوئے ٹیلی فونوں کی خبر اور اطلاع کو **"خبر مستفیض"** میں شمار کرکے، اُسے رویت ہلال کا ثبوت مان کر، آئندہ کل عید ہونے کا اعلان کردیتے ہیں۔ ایسے سراسر جھوٹے، غلط اور خلاف شرع اعلان کرکے **لاکھوں بلکہ کروڑوں مسلمانوں کو رمضان المبارک کا تیسواں روزہ رکھنے سے محروم رکھتے ہیں۔** کروڑوں فرض روزے نہ رکھنے دینے کا گناہ اور وبال اپنے سر لیتے ہوئے **نہ ان کا رونگٹا کھڑا ہوتا ہے اور نہ ان کے کان پر جوں رینگتی ہے۔**

اس طرح کی غیر شرعی چاند کی رویت کا اعلان ہونے کی ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ آج سے پچاس (۵۰) یا سو (۱۰۰) سال پہلے ملت اسلامیہ کی یہ حالت تھی کہ **"امام کے کہنے کے مطابق قوم چلتی تھی"** لیکن آج کل معاملہ بالکل برعکس ہے کہ **"قوم کے کہنے کے مطابق امام چلتا ہے"**۔ قوم کی دلی خواہش وتمنا ہے کہ کل عید منانی ہے۔ ۲۹ واں چاند آج ہونا ہی چاہئے۔ لہٰذا امام صاحب حسب استطاعت اور حتی الامکان ایڑی چوٹی کا زور لگاتا ہے اور سچی یا پھر جھوٹی ہی سہی، رویت ہلال کی **"شہادت"** حاصل کرنے کی بے سود کوشش (Vain Efforts) میں جام **"شہادت"** نوش فرمانے تک کا جذبہ اور ولولہ ظاہر کرتا ہے اور **رویت ہلال** کے ثبوت کے طریقوں میں سے ایک طریقہ یعنی **"خبر مستفیض"** کی مضحکہ خیز تشریح وتوضیح کرکے اور ٹیلیفون سے آئی ہوئی خبر یا اطلاع کی

بنیاد پر کھینچ تان کر اور گھسیٹ گھساٹ کر، کہیں سے بھی **”عید“** کو لے ہی آتا ہے۔

آج کے پُرفتن اور ایمان وعمل سوز زمانے میں ایمان کی سلامتی اور عمل کی درستی کے لئے امام عشق ومحبت، مجدد دین وملت، اعلیٰ حضرت **امام احمد رضا محقق بریلوی** علیہ الرحمۃ والرضوان کی معتبر کتابیں، مجموعہ فتاویٰ اور آپ کے فرمودات مضبوط قلعہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا کے بعد ماضیٔ قریب کے جید اکابر علمائے اہلسنت کی کتابیں اور فتاویٰ ایمان کی حفاظت کے لئے آہنی زرہ اور خود **(Armour and Helmet)** کی طرح ہیں۔ دور حاضر میں رائج فتنہ اور فسادات، آپسی تنازعات، اختلافی مسائل، صلحکلیت اور راحت پسندی کی کاہلی اور دیگر الجھنوں کے خوش گوار حل کے لئے اعلیٰ حضرت کی کتابیں اور اعلیٰ حضرت کی اقتداء و پیروی میں لکھی ہوئی کتابیں اور لکھی جانے والی کتابیں معتبر، معتمد اور مستند ہیں۔ ان پر مضبوطی سے عمل پیرا ہونا فلاح و بہبود کا سیدھا راستہ ہے۔

حالات کی خستہ حالی اور پراگندگی کا تو آج کل یہ عالم ہے کہ چند جاہل طرز عمل کے کٹ ملانے قوم پر اپنی ہیبت، دھاک، ڈر، خوف، رعب اور تسلط کا سکّہ بٹھانے کے لئے غیر سماجی افراد کے **”زر اور بازو“** کے بل بوتے پر اپنے کو مفتیٔ اعظم اور نہ جانے کیا کیا سمجھنے کے وہم وگمان میں ملت اسلامیہ میں رائج مراسم ومسائل میں دخل اندازی بلکہ دست درازی تک کر لیتا ہے۔ ایسے نیم بلکہ برائے نام خواندہ جاہل بلکہ اجہل قسم کا ملا جہالت کی گھٹا ٹوپ تاریکی میں بھٹکنے کے باوجود بزعم خویش خود کو رہبر قوم، قائد ملت، ہادیٔ امت، ناصح سماج اور علم وعرفان کی اعلیٰ منزل پر متمکن ہونے کے قیاسی وخوابی گمان میں شریعت مطہرہ کے اصولی وفروعی مسائل میں اپنی ٹوٹی ٹانگ لڑاتا ہے۔ علم کے سراسر فقدان کے سبب دینی مسائل کے معاملے میں ایسے غیر ذمہ دارانہ اور جاہلانہ خیالات اور

مشوروں کا مظاہرہ کرتا ہے کہ عوام وخواص کی نظروں میں تمسخر اور تضحیک کا تختۂ مشق بنتا ہے۔

چاند کی گواہی کے تعلق سے پھیلی ہوئی غلط فہمیوں اور جھوٹی باتوں کے ازالہ کے لئے راقم الحروف نے بحکم حضرت قبلہ **واجب التعظیم والاحترام، قاضیٔ گجرات علامہ سید سلیم باپو نانی والے** دامت برکاتہم القدسیہ گجراتی زبان میں آسان طرز کی کتاب عجلت وسرعت کے عالم میں تصنیف کی تھی اور عید الفطر کے ایک دن پہلے وہ کتاب بنام **”چاندنی گواہی نی آسان سمجھوتی“** منظر عام پر آ گئی تھی۔ اس کتاب کو عوام وخواص نے پسند فرما کر سراہا اور داد وتحسین کے دعائیہ جملوں سے نوازا۔ کتاب کی مقبولیت اور سہل تفہیم کی وجہ سے کثیر التعداد محبین ومخلصین کا اصرار ہوا کہ اس کتاب کو اردو زبان میں بھی شائع کرنا چاہئے۔ مزید برآں قبلہ قاضیٔ گجرات **علامہ سید سلیم باپو** نے بھی اس امر کا حکم صادر فرمایا۔ لہٰذا ترمیم واضافہ کے ساتھ اردو زبان میں یہ کتاب اس وقت قارئین کرام کے مبارک ہاتھوں میں ہے۔

اللہ تبارک وتعالیٰ اپنے محبوب اعظم واکرم ﷺ کے صدقہ اور طفیل میں راقم الحروف کی اس کاوش کو شرف قبولیت سے نوازے اور باعث اجر وثواب ونجات ومغفرت بنائے۔

آمین ! بجاہ سید المرسلین علیہ افضل الصلاۃ والتسلیم.

فقط - والسلام

مورخہ : ۱۵، شوال المکرم
۱۴۳۶ھ
مطابق یکم اگست ۲۰۱۵ء
بروز: شنبہ، بمقام: پوربندر

خانقاہ عالیہ برکاتیہ مارہرہ مطہرہ اور
خانقاہ نوریہ رضویہ بریلی شریف کا ادنیٰ سوالی
عبدالستار ہمدانی ”مصروف“ برکاتی۔نوری (برکاتی نوری)

اس کتاب کی تائیدوتوثیق وتقریظ فرمانے والے
مفتیان عظام اور علمائے کرام

مناظر اہلسنت ، ماہر رضویات ، خلیفۂ مفتی اعظم ہند، **حضرت علامہ عبدالستار ہمدانی ''مصروف''** (برکاتی۔نوری) نے چاند کی گواہی کے عنوان پر خامہ آرائی فرما کر **''چاند کی گواہی کی آسان تفہیم''** نام کی کتاب تصنیف فرما کر سنیت اور مسلک سرکار اعلیٰ حضرت کی عظیم خدمت انجام دی ہے۔

اپنے ذاتی مفاد کے حصول نیز قوم کے غیر سماجی عناصر کو اپنا مداح و معاون بنانے کی فاسد غرض رکھنے والے پکے دنیادار مولویوں نے چاند کی گواہی کے مسئلے میں بڑی گڑبڑی اور غلط فہمی پھیلائی ہے۔ **''خبر مستفیض''** کی غیر شرعی تشریح اور غلط استدلال کر کے ٹیلیفون کے ذریعہ موصول خبر کو استفاضہ ٹھہرا کر اور اسی کی بنیاد پر رویت ہلال کا حکم دے کر چاند ہو جانے کا اعلان کرنے والے ایک نئے فتنہ کی بنیاد رکھ رہے ہیں بلکہ اس فتنے کو ہوا دے کر عوام الناس کے درمیان پھیلانے کے لئے اپنے خود ساختہ اصول و نظریات کو قلم بند کر کتاب کی شکل میں اس کی نشر و اشاعت کر رہے ہیں۔

علامہ ہمدانی نے اس جدید فتنے کے رد و ابطال اور استیصال کے لئے اس کتاب میں دلائل و براہین کی روشنی میں جو دندان شکن جواب ارقام فرمایا ہے، وہ قابل داد و تحسین ہے۔ اس کتاب کی ہم کامل طور پر تائید و توثیق کرتے ہیں اور کتاب میں ارقام

فرمودہ احکام و مسائل سے اتفاق کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ ٹیلیفون سے موصول خبر کو ''خبر مستفیض'' میں شمار کو کے اس کی بنیاد پر رویت ہلال کا حکم اور اعلان کرنا ہرگز مناسب و جائز نہیں۔

اسمائے دستخط کنندہ حضرات

نمبر	اسمائے گرامی	منصب وعہدہ
۱	شہزادۂ صدر الشریعہ، استاذ العلماء، محدث کبیر حضرت علامہ مفتی ضیاء المصطفیٰ صاحب اعظمی	سربراہ اعلیٰ الجامعۃ الامجدیہ۔ گھوسی (ضلع مؤ۔یو.پی) و نائب قاضی القضاۃ فی الہند
۲	قاضئ گجرات، خلیفۂ تاج الشریعہ حضرت علامہ سید سلیم باپو نانی والا	سربراہ اعلیٰ:۔ دارالعلوم غریب نواز۔ بیڈی۔(جامنگر)
۳	وقار سلسلۂ اشرفیہ، حضرت علامہ سید محمد حسینی اشرفی مصباحی	سجادہ نشین آستانہ حضرت شمس عالم حسینی۔ رائچور و چیف ایڈیٹر۔ماہنامہ سنی آواز۔ناگپور
۴	استاذ العلماء، رہبر مفتیاں حضرت علامہ مفتی ولی محمد صاحب رضوی	مفتئ اعظم باسنی و قاضئ ضلع ناگور۔باسنی (راجستھان)
۵	عالم جلیل، ماہر علوم عقلیہ ونقلیہ، حضرت علامہ مفتی محمد عاقل صاحب رضوی	شیخ الحدیث وصدر المدرسین دارالعلوم منظر اسلام۔ بریلی شریف (یو.پی)
٦	آبروئے علم وفن، ماہر ہفت لسان، حضرت علامہ عاشق الرحمٰن صاحب حبیبی	سربراہ اعلیٰ وشیخ الحدیث جامعہ حبیبیہ، الہ آباد (یو.پی)

۷	شہزادۂ صدرالشریعہ، حضرت علامہ بہاء المصطفیٰ قادری امجدی	شیخ الحدیث الجامعۃ الرضا۔ بریلی شریف (یو۔ پی)
۸	حضرت علامہ مفتی اشرف رضا صاحب	مفتی ادارۂ شرعیہ و قاضیٔ شریعت ۔ مہاراسٹر۔ ممبئی
۹	حضرت علامہ مفتی محمود اختر صاحب رضوی امجدی	صدر مفتی:۔رضوی امجدی دارالافتاء۔ حاجی علی درگاہ۔بمبئی
۱۰	مناظر اہلسنت، جبل العلم حضرت علامہ مفتی اختر حسین صاحب	صدر مفتی۔دارالعلوم علیمیہ۔ جمداشاہی (بستی۔یوپی)
۱۱	شیر راجستھان، نائب مفتیٔ اعظم راجستھان، حضرت علامہ مفتی شیر محمد صاحب رضوی	صدر المدرسین و شیخ الحدیث جامعہ اسحاقیہ۔جودھپور۔راجستھان
۱۲	قاضیٔ ملّت، حامیٔ اہلسنت، حضرت قبلہ غلام یٰسین صاحب	قاضی شہر بنارس۔بنارس (یو۔ پی)
۱۳	رہبر علماء، مقتدائے صلحاء، حضرت مفتی مختار عالم رضوی	صدر :۔ مجلس علمائے اسلام ۔ ہاوڑہ۔کلکتہ
۱۴	محدّث جلیل، عالم نبیل، حضرت مولانا اسمٰعیل یار علوی	شیخ الحدیث دارالعلوم فیض الرسول ۔ براؤں شریف، ضلع:۔بستی (یو۔ پی)
۱۵	حضرت مولانا مفتی سید شاکر حسین صاحب سیفی	صدر شعبۂ افتاء ۔ دارالعلوم محبوب سبحانی۔کرلا۔بمبئی
۱۶	ناصر مسلک اعلیٰ حضرت، مولانا شاہد القادری	چیرمین امام احمد رضا سوسائٹی۔کلکتہ

۱۷	حضرت علامی مفتی عابد حسین صاحب قادری، نوری	شیخ الحدیث۔الجامعہ فیض العلوم۔ جمشید پور (جھارکھنڈ)
۱۸	حضرت مولانا محمد عیسیٰ رضوی امجدی	پرنسپل دارالعلوم اہلسنت تنویر الاسلام۔ امرڈوبھا۔ضلع سنت کبیر نگر (یو۔ پی)
۱۹	حضرت مولانا مفتی افضل حسین صاحب مصباحی	پرنسپل جامعہ عبداللہ بن مسعود۔کلکتہ
۲۰	حضرت مولانا مفتی علامہ اعجاز احمد قادری	شیخ الحدیث : الجامعہ تدریس الاسلام۔ بسڈیلہ۔ضلع سنت کبیر نگر (یو۔ پی)
۲۱	ماہر فن حدیث، حضرت علامہ مفتی حبیب اللہ صاحب نعیمی	شیخ الحدیث دارالعلوم فضل رحمانیہ۔ پچپیڑوا، بلرام پور (یو۔ پی)
۲۲	فخر العلماء، حضرت علامہ مفتی محمد یامین صاحب	صدر مفتی جامعہ حمیدیہ، رضویہ۔بنارس
۲۳	حضرت مولانا مفتی شفیق احمد صاحب شریفی	پرنسپل دارالعلوم غریب نواز۔الہ آباد (یو۔پی)
۲۴	حضرت علامہ مفتی سید افضال احمد صاحب	صدر مفتی۔جامعہ صدر العلوم۔گونڈہ (یو۔ پی)
۲۵	جلالۃ العلم، فقیہ العصر، حضرت علامہ مفتی ابوالقیس	صدر مفتی۔دارالعلوم امجدیہ ناگپور (مہاراسٹر)
۲۶	حضرت علامہ مفتی حبیب الرحمٰن صاحب	صدرالمدرسین دارالعلوم انوار مصطفیٰ رضا۔جونا گڑھ
۲۷	شہزادۂ محبوب ملت، حضرت علامہ، مفتی منصور علی خاں صاحب رضوی	صدر:۔سنی رویت ہلال کمیٹی۔و جنرل سکریٹری:۔ سنی جمیعۃ العلماء۔بمبئی
۲۸	مناظر اہلسنت، حضرت علامہ، صغیر احمد صاحب۔جوکھنپوری	بانی:۔الجامعۃ القادریہ۔ ریچھا (بریلی)

۲۹	شہزادۂ فقیہ ملت، عالم جلیل حضرت علامہ انوار احمد صاحب	مرکزی تربیت افتاء۔ دار العلوم امجدیہ ارشد العلوم۔ اوجھا گنج (یو۔ پی)
۳۰	مجاہد سنیت، ناصر مسلک اعلیٰ حضرت حضرت علامہ مفتی انوار احمد قادری	الجامعہ الغوثیہ غریب نواز۔ اندور (ایم۔ پی)
۳۱	حضرت علامہ مفتی محسن رضا	صدر مفتی۔ دار العلوم انوار مصطفیٰ رضا۔ دھرول (جامنگر) (گجرات)
۳۲	جلالۃ العلم، حضرت علامہ مفتی مظفر حسین صاحب حشمتی	صدر المدرسین۔ دار العلوم اہلسنت انوار القرآن۔ انصار مارکیٹ، انکلیشور (ضلع: بھروچ) (گجرات)
۳۳	ماہر علوم شریعت، فاضل نبیل، حضرت علامہ مفتی افروز عالم نوری	صدر مفتی۔ دار العلوم منظر اسلام۔ بریلی شریف
۳۴	فاضل نوجوان، حضرت علامہ مفتی عبد القادر رضوی	نائب مفتیٔ اعظم باسنی۔ باسنی، ضلع ناگور۔ (راجستھان)
۳۵	فاضل جلیل، حضرت علامہ، ڈاکٹر محمد عاصم اعظمی	شیخ الحدیث، دار العلوم اہلسنت شمس العلوم، گھوسی (ضلع: مؤ) یو۔ پی
۳۶	عالم ذی وقار، فاضل علوم عقلیہ و نقلیہ حضرت علامہ محمد عالمگیر صاحب رضوی	مدرس جامعہ اسحاقیہ۔ جودھپور، راجستھان
۳۷	عالم ذی شان، حضرت علامہ رجب علی صاحب	شیخ الحدیث، جامعہ حنفیہ غوثیہ۔ بجرڈیہہ بنارس۔ (یو۔ پی)
۳۸	حضرت مولانا، مولوی مفتی دلدار حسین صاحب مصباحی	دار العلوم ضیاء الاسلام۔ ہاوڑہ۔ کلکتہ

۳۹	حضرت علامہ مفتی حبیب یار خان صاحب قادری (مفتیٔ مالوا)	صدر المدرسین دار العلوم نوری۔ اندور (ایم۔ پی)
۴۰	حضرت مولانا مولوی مفتی مجاہد حسین صاحب رضوی	شیخ الحدیث دار العلوم غریب نواز۔ الہ آباد (یو۔ پی)
۴۱	شہزادۂ صدر الشریعہ، حضرت علامہ فداء المصطفیٰ قادری	شیخ الحدیث، مدرسۂ رضویہ بدر العلوم، گھوسی (مؤ)
۴۲	حکیم الملت، محقق ذی شان، حضرت علامہ مفتی ناظر اشرف	شیخ الحدیث و صدر مفتی دار العلوم اعلیٰ حضرت۔ ناگپور
۴۳	حضرت علامہ مفتی محمد عمار صاحب رضوی دمشقی	مدرس:۔ الجامعۃ القادریہ۔ رچھا (بریلی)
۴۴	ناصر مسلک اعلی حضرت، حضرت مولانا عثمان غنی باپو	بانی و صدر۔ دار العلوم انوار مصطفیٰ رضا۔ دھرول (جامنگر)
۴۵	پیر طریقت، حامیٔ سنت، ماحیٔ بدعت حضرت قبلہ معین الدین باوا	خانقاہ اہلسنت عظیمیہ۔ بڑودہ (گجرات)
۴۶	حضرت مولانا، مولوی مفتی ڈاکٹر عبد العلیم صاحب رضوی	نائب شیخ الحدیث۔ دار العلوم نوری۔ اندور (ایم۔ پی)
۴۷	ماہر علم و فن، حضرت مولانا مفتی احمد علی تیغی	مہتمم دار العلوم عبد اللہ بن مسعود۔ کلکتہ
۴۸	شہزادۂ رہبر شریعت و طریقت، حضرت علامہ محبوب المرسلین صاحب نقشبندی	سربراہ اعلیٰ:۔ الجامعۃ الرحمانیہ۔ دھولکہ، ضلع: احمد آباد (گجرات)
۴۹	شہزادۂ رہبر شریعت و طریقت خلیفۂ تاج الشریعہ، حضرت علامہ سید صدیق۔ جیلانی میاں	خانقاہ قادریہ۔ جیلانی۔ موربی (گجرات)

۵۰	شہزادۂ ظہیر ملت، حضرت علامہ سید آل مصطفیٰ صاحب	سجادہ نشین خانقاہ عالیہ گوہریہ ظہیریہ۔ جعفر آباد، ضلع:۔امریلی (گجرات)
۵۱	عالم باوقار، پیر طریقت، حضرت علامہ سید جہانگیر شاہ حاجی میاں شاہ صاحب	وِنجان (کچھ۔گجرات)
۵۲	فاضل نوجوان، عالم باوقار حضرت مفتی اصغر علی رضوی	صدر مفتی دارالعلوم انوار خواجہ۔ بیڈی (جامنگر)
۵۳	شہزادۂ مفتیٔ سوراسٹر، حضرت علامہ غلام محمد صاحب رضوی	سابق خطیب وامام۔جامع مسجد دھوراجی۔(گجرات)
۵۴	حامیٔ سنت، حضرت مولانا محمد صدیق نقشبندی	خطیب وامام محمد پناہ مسجد۔ بھوج (ضلع: کچھ) گجرات
۵۵	حضرت مولانا محمد عمر قادری صاحب	خطیب وامام کوریجا مسجد۔بھوج (گجرات)
۵۶	حضرت مولانا مجیب الرحمٰن صاحب رضوی	خطیب وامام جامع مسجد،کنیابا۔کچھ (گجرات)
۵۷	فاضل نوجوان، عالم باوقار حضرت علامہ واصف رضاؔ صاحب	مدرس دارالعلوم غوث اعظم و خطیب و امام نگینہ مسجد۔پور بندر (گجرات)
۵۸	خلیفۂ مفتی اعظم ہند، آبروئے سنیت، حضرت علامہ مفتی مجیب اشرف صاحب	مہتمم دارالعلوم امجدیہ۔ ناگپور (مہاراسٹر)
۵۹	پاہر علم وفن، حامئی سنت، حضرت علامہ مفتی منصور صاحب	شیخ الحدیث۔جامعہ برکات رضا۔ ناگپور (مہاراسٹر)
۶۰	فقیہہ بے مثال، عالم جلیل حضرت علامہ مفتی نذیر احمد صاحب	صدر مفتی۔رضا دارالیتیمیٰ۔ ناگپور (مہاراسٹر)

۶۱	حضرت علامہ ومولانا مفتی محمد ضمیم صاحب	صدر مفتی دارالعلوم احمدیہ بغدادیہ۔ ناگپور
۶۲	ناصر وناشر مسلک اعلیٰ حضرت علامہ مفتی سرفراز احمد صاحب	خادم علم فقہ وحدیث، دارالعلوم امجدیہ ناگپور (مہاراسٹر)
۶۳	فاضل جلیل، عالم نبیل حضرت علامہ مفتی مجتبیٰ شریف	مدرس۔دارالعلوم امجدیہ ناگپور (مہاراسٹر)
۶۴	آبروئے سنیت، ناصر مسلک اعلیٰ حضرت، حضرت علامہ مفتی محمد حنیف خاں رضوی	شیخ الحدیث وصدر المدرسین مدرسۂ نظام العلوم رضویہ۔سیرانیاباد (ضلع: ناگور)

ایک اہم اور مدلّل تاریخی دستاویز

دور حاضر میں منافقین زمانہ عوام الناس کو دھوکہ دینے کے لئے یہ غلط پروپیگنڈا پھیلا رکھا ہے کہ بریلی کے مولانا احمد رضاؔ نے علمائے دیوبند پر کفر کا جو فتویٰ دیا ہے، یہ کوئی نئی بات نہیں۔ کیونکہ مولانا احمد رضاؔ بے دھڑک کفر کا فتویٰ صادر کرنے کی عادت رکھتے تھے۔ لیکن تاریخ کے شواہد مندرجہ بالا الزام کے خلاف ہیں کیونکہ............ عام المسلمین پر بے دردی سے کفر کے فتویٰ کی مشین گن داغنا یہ وہابی اور دیوبندی اکابر مولویوں کی خوخصلت بد تھی۔ جس کا ثبوت شواہد وبراہین کی روشنی میں پڑھنے کے لئے آج ہی طلب کریں:۔

مسلمانوں کو کافر کون کہتا ہے؟

مصنف:۔ مناظر اہلسنت، علامہ عبدالستار ہمدانی ’’مصروف‘‘ (برکاتی۔نوری)

ناشر :۔ مرکز اہلسنت برکات رضا، امام احمد رضاؔ روڈ۔پور بندر (گجرات)

یہ کتاب آپ ہماری ویب سائٹ (website) پر بھی دیکھ سکتے ہیں اور یہ کتاب بغیر کسی قیمت کے (Free of Charge) ڈاؤن لوڈ (Download) بھی کر سکتے ہیں۔

:- علاوہ ازیں :-

مرکز اہلسنت برکات رضا۔ پوربندر کی دیگر مطبوعات اور بالخصوص مناظر اہلسنت، خلیفۂ حضور مفتیٔ اعظم ہند، حضرت علامہ ہمدانی "مصروف" کی بہت سی تصانیف اور ان کی ایمان افروز و باطل سوز تقاریر بھی آپ سن سکتے ہیں اور ڈاؤن لوڈ کر سکتے ہیں۔

لہذا............................

آج ہی.............ابھی................بلکہ اسی وقت ہی

(www.markazahlesunnat.net)

وزیٹ (Visit) کریں۔

Markaz - Porbandar